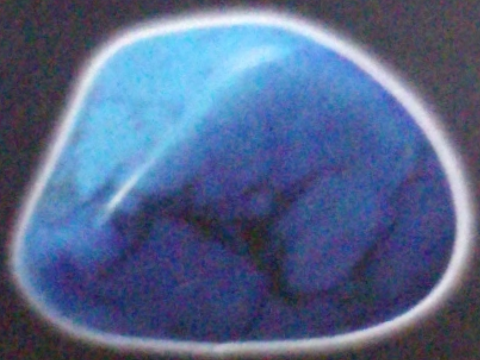
کیا پتھر فائدہ دے سکتا ہے؟

- پتھروں کے روحانی و مادی اثرات کی شرعی حیثیت
- پتھروں کی تاریخی، سائنسی و طبی معلومات
- جواہرات سے متعلق منفرد تحریر
- زیورات کے ضروری احکام





مصنف: سگِ مرشد
محمد احسن رضا
العطاری القادری النقشبندی المجددی

انتساب

اپنے اُن مخلص دوست وعلماء کرام کے نام جن کی مخلصانہ رہنمائی سے مجھے یہ کتاب تحریر کرنے کی سعادت ملی۔

FAQIR HUSAIN BHATTI

بصد شکریہ

☆تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں☆

مجھے اُمید ہے کہ جس طرح میری سابقہ کتاب ''**کمالاتِ چوبیس نقوش**'' کو مقبولیت حاصل ہوئی اور اُس کے ذریعے سے بہت سارے لوگوں کو مصائب و آلام سے نجات ملی اُسی طرح اس کتاب کو بھی اللہ رب العزت جل جلالہ مقبولیت سے نوازے گا اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے گا۔

میں اُن تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری سابقہ تصنیف ''**کمالاتِ چوبیس نقوش**'' کو پسند فرمایا، میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا یقیناً ان کی حوصلہ افزائی سے مجھے مزید موضوعات پر قلم اُٹھانے کا جذبہ ملا۔

(سگِ مُرشد)

FAAIR . HUSAIN BHATTI

فہرست

پہلے اسے پڑھیں

الحمد للہ عزوجل آج بروز منگل 2012-4-3 کو اس کتاب کی تحریر مکمل ہوئی ۔اس کتاب کو تحریر کرنا میرے لئے انتہائی مشکل کام تھا سارا دن اپنی دکان القادری جیولرز پر کام کرنا اور پھر رات کو گھر آ کر مختصر سے وقت میں مختلف کتب کا مطالعہ کرنا اور پھر تحریری کام کرنا کس قدر مشکل ہے اس کو ہر کاروباری آدمی سمجھ سکتا ہے مگر پھر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے مجھے اس کام کی سعادت ملی اور یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔آج تک پتھروں جواہرات کے موضوع پر کوئی بھی شرعی کتاب تحریر نہیں کی گئی اگر کچھ لوگوں نے جواھرات سے متعلق کچھ لکھا بھی ہے تو محض وہم گمان کی بنیاد پر ان کے خواص واثرات کو بیان کیا ہے۔ پتھر جواہرات تو قدیم زمانہ سے ہی عوام میں ایک مقام ومرتبہ رکھتے تھے مگر آج میڈیا نے ان کو بہت زیادہ متعارف کروایا ہے جس کی وجہ سے عوام میں ان کو پہننے کا شوق بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کچھ لوگ تو ان سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے پہنتے ہیں اور کچھ صرف شوق کی حد تک لہٰذا ضروری ہے کہ جب کوئی بات عوام میں پھیلے تو جو لوگ اس سے متعلق جانتے ہوں وہ اس معاملہ میں دوسروں کی رہنمائی کریں اس لئے ضروری تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو آج کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ پتھروں سے متعلق وہ سوالات جو آج عوام کے ذہن میں سوالیہ نشان بنے ہوئے ہیں اور ہر کوئی اپنی ہی اٹکل سے ان کے بارے میں احکامات لگاتا ہے اُن سب سوالوں کے جوابات ہوں۔ لہٰذا اس کتاب میں جواہرات سے متعلق **تاریخی، سائنسی، طبی اور شرعی** معلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً!

جواہرات کیسے بنتے ہیں؟

جواہرات کے بارے میں تاریخ کیا بتاتی ہے؟

کیاان کے طبی فوائد ہوتے ہیں؟

کیاان کے روحانی اثرات بھی ہوتے ہیں؟

ان کی شرعی حثیت کیا ہے؟

چونکہ جواہرات زیور میں ہی استعمال ہوتے ہیں لہٰذا زیورات سے متعلق بھی بہت ضروری واہم معلومات تحریر کی گئی ہیں۔ مجھے اُمید ہے یہ معلومات عوام میں پھیلی کشمکش کے لئے تسکین کا باعث ہوں گی۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ آسان اور سادہ الفاظ میں لکھا جائے تا کہ ہر کوئی اس سے مکمل مستفید ہو سکے۔ مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے ممکن ہے کہ دوران تحریر وکتابت کے کوئی غلطی ہوگئی ہو اگر آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو سگِ مرشد کو تحریری طور پر ضرور آگاہ کریں یہ آپ کی نوازش ہوگی اور اگر آپ کے پاس اس موضوع پر کوئی مستند معلومات ہیں تو اُن سے بھی تحریری طور پر ضرور آگاہ کریں یہ آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

سگِ مرشد محمد احسن رضا العطاری القادری النقشبندی المجددی

مکان نمبر 8/667 گلی صوفی شریف والی محلہ موتی مسجد ڈسکہ

(ضلع سیالکوٹ)

القادری جیولرز

صرافہ مارکیٹ ڈسکہ

0313-7499964 0526614393

ahsin_123@yahoo.com

FAQIR _ HUSAIN BHATTI

حضرت علامہ مولانا محمد عاطف رضا الازہری

الحمد لله رب العالمين الصلوٰة والسلام على سيّدنا محمد نبيه الذى استنقذنا به من عبادة الاوثان والاصنام وعلى اله واصحابه اجمعين

میں نے مسودہ جناب محمد احسن رضا عطاری صاحب سے چند مقامات کا مطالعہ کیا مجھے ان کی تحریر ماشاءاللہ کافی اچھی لگی۔ جیسا کہ آج کل یہ تمام باتیں سوال بن کر ہر ایک کے ذہن میں گھوم رہی ہیں کہ!

(۱) پتھر اور جواہرات کا پہننا کیسا؟

(۲) پتھر اور جواہر ہماری صحت پر طبی اور روحانی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں یا نہیں؟

(۳) پتھر اور جواہر کو پہننا شرعاً کیسا ہے (جائز یا ناجائز)؟

(۴) کیا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگینہ یا انگوٹھی کو پہننا؟

(۵) کیا پتھر اور جواہر کے اثرات کو جدید سائنس دان مانتے ہیں؟

(۶) طب پتھر اور جواہر کے بارے میں کیا نظریہ رکھتی ہے؟

اس طرح کے دیگر بہت سارے سوالات کہ جو بسا اوقات ہمارے ذہنوں میں گردش کرتے ہیں اس کتاب نے ہمارے تقریباً اکثر سوالات کو حل کر دیا ہے۔

میرے خیال سے ہر وہ شخص جو پتھروں اور جواہرات کے بارے میں معلومات رکھنا چاہتا ہے میری نظر میں اس کتاب سے بڑھ کر اور کوئی کتاب مارکیٹ میں دستیاب نہیں جو ہمارے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کو صحیح طرح حل کر سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر کتابیں جو مارکیٹ میں فروخت ہوتی ہیں وہ اکثر مواد سے خالی ہوتی ہیں کام کی باتیں کم اور فضول گوئی سے زیادہ پُر ہوتی ہیں اور ان کتابوں کے کتب فروشوں کا مقصد صرف اور صرف بڑی بڑی کتابیں چھپوا کر پیسے کمانا ہوتا ہے۔ اس کتاب کو دیکھا تو بہت ہی اچھی لگی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ کتاب مختصر اور معلومات سے بھرپور ہے اور دوسری وجہ یہ کہ جواہرات اور پتھروں سے متعلق پیدا ہونے والے سوالات کو

حل کر دینے والی ہے۔

آخر میں میں اپنے دوست محمد احسن رضا عطاری قادری کو ان کی اس کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ عزوجل ان کی اور ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم الرؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ نیاز مند طالب دعا

محمد عاطف رضا الازہری

امام مسجد دربار صوفی عبد الحمید صاحب والی

شاد باغ ٹو کے والا چوک لاہور

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شرافت حسین المدنی القادری النقشبندی الحذیفی النظامی

الحمد للہ رب العالمین خالق السمٰوٰت والارضین والصلوٰۃ والسلام علی من کان نبیاً و ادم بین الماء والتین وعلی الہ واصحابہ الراشدین المرشدین وصلحاء و علماء امتہ اجمعین

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا فرمایا اور اس کے ذرہ ذرہ میں اپنی ذات اور صفات پر علامات اور نشانیاں رکھیں پھر انسان کی عقل میں ایسا نور پیدا کیا جس کی وجہ سے وہ ان نشانیوں میں سے صاحب نشان تک پہنچ سکے معرفت عقل کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی طرف عقلِ انسانی کی رہنمائی کی وجود باری تعالیٰ پر ٹھوس شواہد اور ثبوت مہیا کیے آسان، سادہ اور فطری دلیلوں سے انسانی ذہنوں کو مسخر کیا اور اعجاز آفرین بیان سے انسان کے دل و دماغ کو اس درجہ متأثر کیا کہ وہ بارگاہ اُلوہیت کے سامنے تصدیق وتسلیم کے ساتھ جھک گیا۔

نبوت اور رسالت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ھدایت کے لیے کتب اور صحائف بھی نازل کیے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی ذات وصفات کی معرفت کے علاوہ انسانوں کی اخروی سعادت اور اس دنیاوی زندگی کے لیے ایک جامع اور مربوط نظام کے اُصول اور قواعد بیان فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت رحیم وکریم ہے وہ نہیں چاہتا کہ انسان گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا پھرے اور قدرت کی دی ہوئی صلاحیتوں کو شیطان کی زہر آفرینیوں سے ضائع کردے۔ وہ ہر زاویے اور ہر رُخ سے انسان کو پنی طرف بلاتا ہے اس کائنات کی ہر چیز سورج کے طلوع وغروب، گردشِ لیل ونہار، موت وحیات کے حدوث، تکلیف وراحت، کسی چیز کا مؤثر وغیر مؤثر ہونا ان سب چیزوں کا رخ اپنی زات کی طرف موڑنے کے لیے ہدایت کا سامان کررکھا ہے۔ وہ آسمان وزمین اور پتھروں کے حقائق وآثار اور بدلتے ہوئے حالات میں غور وفکر کی قوت دیتا ہے تاکہ یہ انسان گمراہی کی کج روی سے باز آجائے اور انسان اپنے خالق حقیقی کو پہچانے اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے اور اس کے بے اندازہ لطف وکرم کے احساس سے ممنون ہوکر سجدہ سپاس

بجالائے۔

حضرات محترم!

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اشیاء میں بذات خود خواص ہوتے ہیں اور بغیر کسی سبب اور علت کے ان اشیاء سے وہ طبعی خواص اور آثار صادر ہوتے ہیں ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ ہر چیز پر کسی اور ذات کا تصرف ہے اور وہ ذات اللہ جل مجدہ کی ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: آپ ایک درخت کی طرف دیکھیں اس کا تنا بھی لکڑی کا ہے اور جڑیں بھی لکڑی کی ہیں لیکن تنا اوپر کی طرف جا رہا ہے اور جڑیں نیچے کی طرف جا رہی ہیں اب اگر لکڑی کی طبیعت کا تقاضا اوپر جانا ہے تو جڑیں نیچے کیوں جاتی ہیں اور اگر اس کا تقاضا نیچے کی طرف جانا ہے تو تنا اوپر کیوں جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ لکڑی کے اندر اپنی طبیعت کا کوئی اثر نہیں بلکہ لکڑی کا مؤثر حقیقی کوئی اور ہے۔

اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مؤثر حقیقی اور وجود باری تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وجود اور مؤثر حقیقی ہونے پر کیا دلیل ہے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ شہتوت کے درخت کے پاس کھڑے تھے تو آپ نے فرمایا اس درخت کو دیکھو اس کے پتوں کو اگر بکریاں چریں تو دودھ حاصل ہوتا ہے اور شہد کی مکھی ان پتوں کو چاٹ لے تو شہد حاصل ہوتا ہے ریشم کا کیڑا ان پتوں کو کھالے تو ریشم حاصل ہوتا ہے اور اگر ان پتوں کو ہرن کھالے تو مُشک حاصل ہوتا ہے تو ان چاروں چیزوں کے حقائق مختلف ہیں اور شہتوت کے پتوں کا تقاضا ایک ہی ہو سکتا ہے کیونکہ طبیعت واحد کا تقاضا بھی واحد ہی ہوتا ہے پس اگر پتوں کا تقاضا دودھ ہے تو اس سے ریشم، شہد، مُشک کس طرح حاصل ہو سکتا ہے (وعلیٰ ھذا القیاس) تو معلوم ہوا یہ پتے یہ پتھر فی نفسہ (اپنی ذات میں) کسی چیز کا تقاضا نہیں رکھتے۔ اصل میں ان تمام اشیاء کا خالق اور موجد مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ ہے وہ چاہے تو ان پتوں کو بکریوں کے منہ میں ڈال کر دودھ نکال دے چاہے شہد کی مکھیوں سے شہد نکال دے گویا آپ اس کائنات کی حقیقتوں میں سے جس حقیقت پر بھی غور کریں گے یہی منکشف ہوگا کہ ہر حقیقت کے پیچھے اُس مؤثر حقیقی کا دست غیب کارفرما ہے اور بظاہر نظر آنے والے تمام اسباب ایک حجاب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔

لہٰذا محمد احسن رضا عطاری قادری کی زیرِ نظر کتاب "کیا پتھر فائدہ دے سکتا ہے؟" تحریر کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگ اس کائنات کی چیزوں میں تفکر و تدبر کریں اور اپنے خالق و مالک کی نعمتوں کا اعتراف کریں اور سجدہ شکر بجالائیں۔

اللہ کے فضل وکرم سے فقیر نے اس کتاب کا مطالعہ کیا لہٰذا یہ کتاب دینی، شرعی، سائنسی وطبی حوالے سے عوام الناس کے لیے مفید ثابت ہوگی۔صاحب مصنف نے اس کتاب میں بہت ساری معلومات فراہم کی ہیں لہٰذا عوام الناس سے استدعا ہے کہ وہ محمد احسن رضا عطاری صاحب کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قارئین کے لیے مفید ثابت کرے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکراًوالحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین اللھم اغفر لمؤلفہ والوالدیہ وعلماء ملتہ واصدقائہ و کاتبہ و لجمیع المؤمنین والمؤمنات بحرمت سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم دائماًابداًابداً

مفتی محمد شرافت حسین المدنی القادری النقشبندی الخذیفی النظامی

عفی عنہ وغفرلہ

فاضل الجامعۃ النظامیہ رضویہ لاہور

خطیب جامعہ مسجد درویش کورنگی نمبر2 کراچی

وجہ تالیف

ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب

ھذا حلٰل وھذا حرام لتفتروا علی اللہ

الکذب ان الذین یفترون علی

اللہ الکذب لا یفلحون

ترجمہ کنزالعرفان

اور کیونکہ تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں اس لئے

(مختلف چیزوں کو اپنی مرضی سے) نہ کہو کہ یہ

حلال ہے اور یہ حرام ہے (یہ نہ کہو) تاکہ (اس

طرح) تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ

عزوجل پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ

ہوں گے۔

(پارہ ۱۴، سورۃ نحل، ۱۱۶)

FAQIR - HUSAIN - BHATTI

الحمد لله رب العٰلمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيّد المرسلين امّا بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

تمام حمد و ثناء اس ذات کبریا و مالک ارض و سمٰوٰت کیلئے ہی ہے جس نے تمام کائنات و امن سے تخلیق فرمایا اس کو طرح طرح کی نعمتوں، رنگینیوں، دلکش نظاروں، پھولوں، پھلوں، چاند، سورج، اور ستاروں سے سجایا اور سب کچھ بنا کر ارشاد فرمایا! ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اس انسان کی خیر خواہی کے لئے ہی ہو رہا ہے اگر رات ہوتی ہے تو اس کے آرام کی خاطر، اس رات کو ستارے چمکتے ہیں تو اس کی رہنمائی کی خاطر، اگر دن ہوتا ہے تو حصول معاش کے لئے، پھول بنائے تو تسکینِ قلب کی خاطر، پھل بنائے مختلف ذائقے و صحت جسمانی دینے کی خاطر، جانور حیوانات بنائے ہیں تو ان میں سے کچھ اس انسان کی خوراک ہیں اور کچھ اس کے تحت کام کرتے ہیں کچھ اپنے خوبصورت رنگوں و دل آفریں آوازوں سے اس کا دل لبھاتے ہیں تو کچھ اس کی ضائع کردہ اشیاء کو اس کے لئے نقصان دہ بننے سے روکتے ہیں حتیٰ کہ جانوروں کی کھال، بال، پر، گوشت، ہڈیاں، گوبر تک انسان کے کام آتا ہے۔ سمندروں کی تہوں میں اگر ایک معمولی سا کیڑا بھی ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی فائدہ انسان کو ضرور ہے۔ ظاہراً بے جان ساکت و صامت نظر آنے والے پہاڑ، پتھر بھی نفع انسانیت کی خاطر ہی بنائے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ فرشتوں کے گروہ در گروہ بھی اللہ رب العزت نے خدمت انسانیت میں لگائے ہوئے ہیں۔

جب اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ یا مالک ارض و سمٰوٰت! تو نے سب کچھ انسان کی خاطر بنایا ہے تو انسان کو کس لیے بنایا ہے تو جواب ملتا ہے! وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے پیدا کئے ہیں کہ میری بندگی کریں۔

یعنی ساری کائنات انسان کی خاطر اور انسان عبادت الٰہی عز و جل کی خاطر ہے۔

اس لئے ہم سب کو چاہیے کہ کسی بھی لمحہ اطاعت الٰہی عز و جل سے غافل نہ ہوں۔ ہر لمحہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزاریں اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکر بجا لائیں۔ اس کی نعمتوں کا شکر بجا لانا صرف یہ

نہیں کہ زبان سے شکر شکر کے الفاظ کہہ لئے تو شکر ادا ہو گیا بلکہ اللہ عزوجل کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا احسن طریقہ یہ ہے کہ اُس کی عطا کی ہوئی نعمت کو اُس کی فرمانبرداری میں صرف کریں اور اُس کی نافرمانی سے روکیں قوت بصارت کا شکر یہ ہے کہ اُس کو حرام سے روکے حلال وسعد امور میں صرف کرے نعمت کلام کا شکر یہ ہے کہ زبان کو حمد و ثناء، تلاوت قرآن، ذکرو درود اور خوش کلامی میں استعمال کرے اور حرام کلام سے بچائے اسطرح تمام نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے اور اللہ عزوجل کی نعمتِ عظمٰی قرآن مجید کا شکر یہ ہے کہ اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل پیرا ہوا جائے۔

مفہوم آیتِ قرآنی ہے کہ زمین و آسمان اور اس میں بنائی ہوئی چیزوں میں غور و فکر کرو تم کسی بھی چیز کو فضول نہیں پاؤ گے۔

اور قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے!

وما ذار الکم فی الارض مختلفاً الوانہ ان فی ذلک لا یۃ لقوم یذکرون

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ بے شک اس میں نشانیاں ہیں یاد کرنے والوں کو۔ **(پارہ ١٤ سوۃ النحل ١٣٠)**

اُس کائنات میں کوئی بھی چیز بے فائدہ نہیں۔مگر حیرانی ہوتی ہے اس وقت جب کوئی شخص اللہ جل جلالہ کی بنائی ہوئی کسی نعمت کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ تو فضول و بیکار ہے اس کا کچھ فائدہ نہیں۔میرے سامنے جب کوئی شخص ایسا کہتا ہے تو دل لرز اُٹھتا ہے کہ یہ شخص کس قدر ناشکرا ہے کہ اللہ عزوجل کی بنائی ہوئی نعمت پر غور و فکر نہیں کرتا۔اُس کی بنائی ہوئی نعمت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا تا کہ سمجھ کر اس سے فائدہ حاصل کرے اور نعمت خداوندی کا شکر بجالا کر شاکرین میں شامل ہو بلکہ صنعت قدرت کو محض بیکار کہہ کر اس کی توہین کر رہا ہے۔

﴿نعمت خداوندی جواھر و پتھر﴾

قدرت کی بنائی ہوئی نعمتوں میں ایک بیش قیمت وخوبصورت اور ہر دور میں مقام و مرتبہ رکھنے والی ایک نعمت جواھرات (پتھر) بھی ہیں۔یہ جواہرات بھی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔اور ایسی عظیم نعمت ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی مقدس کتاب کی ایسی سورت میں ان کا ذکر فرمایا ہے جو اس کی نعمتوں کے

ذکر سے دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے اس سورت میں جواہرات کو بھی شمار کر کے اور پھر خصوصیت کے ساتھ ان کا نام لے کر ذکر فرمایا۔

چنانچہ پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن میں ارشاد ہوتا ہے۔

منهم اللوء لوء والمرجان

كانهن الياقوت والمرجان

اب آپ سوچیں کہ وہ نعمت جس کا ذکر اللہ پاک نے اپنی خاص نعمتوں کے ساتھ ملا کر اپنے کلام لاریب میں ذکر فرمایا ہے کیا وہ بالکل بیکار ہے؟ کیا اُس نعمت کا انسان کو کچھ فائدہ نہیں؟ کیا اس کو اللہ پاک نے کسی بھی مقصد و فائدہ کے بغیر پیدا فرمایا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات بہت ہی عجیب وغریب ملتے ہیں ہر کوئی اپنے ہی انداز سے ان سوالوں کے جواب دیتا ہے حالانکہ ایسا نہیں یہ تو ایسی نعمت ہیں جن کے فوائد حد شمار سے باہر ہیں۔ یہ بات کہ پتھروں کے اثرات ہوتے ہیں اسے بیان کرنے سے قبل میں اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہوں جو آج ہمارے معاشرے میں بہت عام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ شرعی معاملات میں بے لگام کلام کرنا۔

﴿شرعی مسئلہ میں بے لگام کلام کرنا﴾

آج آپ جس کسی سے بھی بات کریں وہ خود ہی عالم وفاضل بنا ہوا ہے۔ وہ یہ کہے گا کہ جو دین کی ریسرچ میں نے کی ہے وہ کسی نے بھی نہیں کی۔ جو شریعت کے قواعد وضوابط کو میں سمجھا ہوں وہ کوئی بھی نہیں سمجھا۔ یہ علماء کہلانے والے تو نرے جاہل ہیں۔ اس طرح کے دعوے کرنے کے بعد پھر لوگ زبان دراز ہوتے ہیں اور اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانا شروع کرتے ہیں اور پھر حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے چلے جاتے ہے حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ وہ کتنا غلط عمل کر رہے ہیں۔ جو لوگ اس طرح کرتے ہیں ان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تقولوا لما تصف السنتكم الكذب هذا حلل وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون

﴿ترجمہ کنزالعرفان﴾

اور کیونکہ تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں اس لئے (مختلف چیزوں کو اپنی مرضی سے) نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے (یہ نہ کہو) تاکہ (اس طرح) تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔

(پارہ ۱۴ سورۃ نحل،۱۱۶)

اور سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۳۷ میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کو کافروں کا فعل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

انماالنسیء زیادۃفی الکفر یضل به الذین کفروا یحلونه عاما و یحرمونه عاما لیوا طوا عدۃما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ زین لھم سوء اعمالھم واللہ لا یھدی القوم الکافرین

﴿ترجمہ کنزالعرفان﴾

(ان مشرکوں کا) مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے اس کے ذریعے ان کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دیتے ہیں اور ایک سال اُسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینوں کی تعداد کے مطابق ہو جائیں اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال کرلیں ان کے برے کام ان کے لیے خوش نما بنا دیے گئے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

جس کسی کو دیکھو وہ عالم و فاضل کہلوانے کا شوق رکھتا ہے حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی مسئلے کا جواب دینا نہایت بڑی ذمہ داری کا کام ہے

﴿مسئلہ بتانا بڑی ذمہ داری ہے﴾

کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتانا کسی چیز پر حلال یا حرام کا حکم لگانا بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اس کا اندازہ آپ اسلاف مجتہد کے طرزِ عمل سے لگائیں کہ وہ مسئلہ بتانے میں کس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے۔

عبدالرحمن ابن لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک سو بیس صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایسا پایا کہ جب ان میں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کسی دوسرے کے پاس بھیج دیتے اور وہ اُسے تیسرے کے پاس حتیٰ

کہ گھوم گھام کر وہ سائل پہلے کے پاس لوٹ آتا۔

حضرت عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں۔ میں نے ایسے لوگوں (صحابہ علیہم الرضوان) کو پایا ہے کہ ان میں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کانپتے ہوئے جواب دیتے۔

ایک مرتبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے اس کا جواب معلوم نہیں کسی نے کہا حضور یہ تو معمولی مسئلہ ہے۔ یہ سُن کر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ غضبناک ہو گئے اور فرمایا کہ علم کی کوئی بھی چیز معمولی نہیں ہوتی۔

حضرت عبدالرحمن مہدی رحمۃ اللہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ! ایک دن مجلس جمی ہوئی تھی کہ ایک شخص نمودار ہوا اور کہنے لگا: اے ابو عبداللہ! میں آپ کے پاس چھ مہینے کی کڑی محنت سے سفر کر کے آیا ہوں مجھے میری قوم نے ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ نے فرمایا پوچھو کیا پوچھتا ہے۔ اُس نے مسئلہ بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ دیر تک سوچتے رہے اور پھر فرمایا میں اسے نہیں جانتا سائل مبہوت ہو کر رہ گیا وہ تو یہ سمجھ کر آیا تھا کہ میں جس شخص کے پاس جا رہا ہوں وہ سب کچھ جانتا ہے اب صاف جواب انکار سُن کر سناٹے میں آ گیا۔ پھر کہنے لگا، لیکن حضور میں اپنی قوم میں لوٹ کر کیا جواب دوں گا تو آپ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ کہہ دینا کہ مالک نے مجھ سے کہا ہے آپ کے سوال کا جواب مجھے نہیں معلوم۔

(المدخل: ص۹۶، رقم ۱۹۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی ہر مسئلے کا فتویٰ (جواب) دیتا ہے دیوانہ (پاگل) ہے۔ **(جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۱۸ بیروت)**

اعمش کہتے ہیں میں نے یہ قول حکیم بن عنیبہ کو سُنایا تو وہ کہنے لگے،، میں نے یہ بات پہلے سُن لی ہوتی تو اتنے زیادہ فتوے (شرعی مسائل کے جواب) نہ دیتا

اب ہم ذرا سوچیں کہ ہمارے وہ اسلاف رحمہم اللہ جن کے اقوال و افعال ہم بطور دلیل پیش کرتے ہیں وہ اس قدر صاحب علم ہونے کے باوجود بھی کسی مسئلے کا جواب دینے میں کتنی احتیاط سے کام لیتے تھے اور آج لوگ شرعی مسائل پر بغیر علم کے ہی بحث کرتے نظر آتے ہیں۔

﴿شرعی مسئلہ کس سے پوچھیں؟﴾

ایک اور بات یہ بھی ہے کہ عوام اس بات سے ہی بے خبر ہے کہ شرعی مسئلہ کس سے پوچھنا چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ایک حدیث مبارک ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم سیکھا دینے کے بعد ان سے واپس نہیں لے گا بلکہ علم کا جانا علماء کے فوت ہو جانے سے ہوگا پھر لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے لوگ ان سے سوالات کریں گے اور وہ بغیر علم کے ان کے جواب دیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(کتاب الفقیہ والمتفقہ ج۲،ص۱۵۲)

جاہل کو اپنی جہالت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جاہل نہیں سمجھتا بلکہ وہ اپنے آپ کو کامل واکمل سمجھتا ہے۔اور وہ اپنے اس گمانِ باطل سے بہت زبان دراز ہوتا ہے۔اسی بات کو بیان کرتے ہوئے سفیان بن عنیہ کا قول ہے کہ: فتوے (شرعی مسئلے کا جواب دینے) میں جو جتنا زیادہ جری ہوتا ہے اُس کا علم اتنا ہی کم ہوتا ہے۔ (الفقیہ للخطیب ج۲،ص۱۶۶)

ان کم علم حضرات کو شرعی مسائل پہ زبان درازی پر دلیر کرنے والی عوام ہی ہے جو کم علم حضرات سے مسائل پوچھتی ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے بغیر تحقیق کئے ان پر عمل کرتی ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لاالہ الا ھو سبحنہ عما یشرکون

﴿ترجمہ کنزالعرفان﴾

انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم (کو بھی رب بنا لیا) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی عبادت کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (سورۃ توبۃ ،آیت ۳۱)

اس آیت قرآنی کی شرح میں ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ! میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (تو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ توبہ کی (مذکورہ بالا آیت) پڑھ رہے تھے (تو) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ جن چیزوں کو یہ حلال کہتے تھے انہیں حلال سمجھتے اور جن کو حرام کہتے ان کو حرام مان لیتے تھے۔

(در منثور ج ۳، ص ۲۳۰)

یہ آیت قرآنی ہمیں اُس دور کے حالات بتا رہی ہے مگر آج کل بھی ویسا ہی ہو رہا ہے کہ لوگ جاہلوں سے سوال کرتے ہیں یہاں تک کہ کئی لوگ تو بھنگی، چرسی، افیون کے عادی جاہل و نام نہاد بزرگ بنے ہوئے عوامی لٹیروں سے اپنے شرعی مسائل پوچھتے ہیں یا کوئی ایسا شخص جس کا ظاہری حلیہ مذہبی ہوتا ہے چاہے وہ کوئی بد مذہب ہی کیوں نہ ہو اُس سے شرعی مسائل پوچھتے ہیں اور پھر اُس کی تحقیق کیے بغیر ہی اُس پر عمل کرتے ہیں۔

﴿میں نہیں مانتا﴾

یقیناً آپ نے بھی کئی مرتبہ یہ جملہ سنا ہوگا اور ممکن ہے کہ آپ نے کبھی بولا بھی ہو "میں نہیں مانتا" مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتایا گیا یا پھر کسی چیز کے خواص و اثرات بتائے گئے تو وہ فوراً اپنی عقل کے مطابق سوچے گا اگر اس کی عقل اُس تک نہ پہنچے تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے "میں نہیں مانتا" یا یہ کہے گا کہ ایسا کوئی مسئلہ شریعت میں ہے ہی نہیں میں نے آج تک کسی کتاب میں اس مسئلہ کو نہیں پڑھا یا اُس چیز کے خواص و اثرات کچھ نہیں ہیں یا پھر یہ کہے گا کہ اس کے اثرات کو "میں نہیں مانتا" حالانکہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا اور وہ اُس کے بارے میں نہ جانتے ہوتے وہ آگے سے فرمادیتے "کہ میں نہیں جانتا" جیسا کہ آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔ مگر آج معاملہ سب اُلٹ ہو گیا ہے اگر کسی سے کسی کمپنی کے بارے میں کہا جائے کہ فلاں کمپنی نے ایک آلہ، مشین بنائی ہے جو بہت سارے حیران کن کام کرتی ہے۔ تو وہ شخص کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اُس کمپنی نے یہ مشین بنائی ہو مگر جب قدرت کی بنائی ہوئی کسی چیز کے خواص و اثرات بیان کیے جائیں تو وہ اپنی لاعلمی کا اقرار نہیں کرتا بلکہ اُس چیز کے خواص کا ہی انکار کر دیتا ہے۔

اگر کوئی بیمار ہو جائے تو ہر کوئی کہتا ہے کہ کسی اسپیشلسٹ ڈاکٹر سے رابطہ کرو اگر عدالتی معاملہ ہو تو کہتے ہیں کہ کسی اچھے وکیل سے رابطہ کرو عمارت بنانی ہو تو کہتے ہیں بلڈنگ انجینئر سے رابطہ کرو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ

ہم اس کام کو نہیں جانتے مگر جب شرعی معاملہ آتا ہے تو ہر کوئی کہہ دیتا ہے کہ آؤ میں آپ کو یہ مسئلہ سمجھا دیتا ہوں۔ آخر نہ جانے کس بات نے لوگوں کو اس پر دلیر کر دیا ہے کہ ہر کوئی شرعی معاملات پر بے لگام کلام کرتا نظر آتا ہے۔ سب غور وفکر کرنے کے بعد صرف یہی بات سمجھ آتی ہے کہ یہ سراسر شیطان لعین کی چال ہے جس نے مسلمانوں کو شرعی معاملات میں زبان دراز ہونے کی جرأت دی ہے۔

﴿اچھی اچھی نیتیں﴾

مندرجہ بالا تحریر پڑھ کر یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ شرعی مسائل پر بات کرنے میں احتیاط بہت ضروری ہے۔ اس لئے آیئے آج ہم اپنی اصلاح کیلیے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرتے ہیں۔ کہ نیت کی فضیلت کے بارے میں حدیث پاک میں آیا ہے۔ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔

(۱) آج کے بعد ہم کسی بھی شرعی معاملہ میں بے لگام کلام نہیں کریں گے۔ انشاءاللہ عزوجل

(۲) صحیح العقیدہ علماء کرام سے پوچھے بغیر کوئی بھی مسئلہ اپنی اٹکل پچو سے بیان نہیں کریں گے۔ انشاءاللہ عزوجل

(۳) صحیح العقیدہ باعمل علماء کرام کے علاوہ کسی سے کوئی شرعی مسئلہ نہیں پوچھیں گے۔ انشاءاللہ عزوجل

(۴) کوئی بھی معاملہ ہو علماء کرام سے سوال کرنے سے نہیں شرمائیں گے۔ انشاءاللہ عزوجل

(۵) گزشتہ معلومات کو دوسروں تک پہنچا کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کریں گے۔ انشاءاللہ عزوجل

اے کاش! ان نیتوں کو ہر مسلمان اپنا لے اگر ایسا ہو جائے تو بہت سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔

﴿مسائل لکھنے کی وجہ﴾

ان مسائل کو تحریر کرنے کی بہت ساری وجوہات ہیں۔ یقیناً آپ پڑھکر سمجھ گئے ہوں گے۔ لیکن دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ پتھروں / جواھرات کے بارے میں بہت ہی عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ان کے بہت سے فوائد ہیں اور کوئی کہتا ہے ان کا کوئی فائدہ نہیں کوئی کہتا ہے ان کے صرف طبی فوائد ہیں اور کوئی کہتا ہے طبی فوائد کیساتھ ساتھ باطنی (روحانی) فوائد بھی ہیں۔ کوئی کہتا ہے ان کے فوائد واثرات کا عقیدہ رکھنا کفر وشرک ہے۔ اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نگینہ پہننا اور ان سے فائدہ ملنے کا ذہن رکھنا سب ہندوانہ عقائد میں سے ہے۔ اسلام میں اس کی کچھ اصل نہیں مگر جب یہ سب باتیں کرنے والے سے

پوچھا جائے کہ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کیا آپ کے پاس اس کی کوئی مستند دلیل ہے؟ تو اُن کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہوتی یعنی کہ وہ محض اپنی ہی عقل کے مطابق کہہ رہے ہوتے ہیں اور آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ کسی چیز کو اپنی عقل سے بغیر کسی شرعی دلیل کے حرام یا حلال کہنا کس قدر غلط کام ہے۔ ایسا کرنے والوں پر کونسا حکم لگے گا یہ آپ گزشتہ تحریر سے سمجھ سکتے ہیں۔

بہر حال پتھر جواہر تو قدیم زمانہ سے ہی عوام میں ایک مقام و مرتبہ رکھتے تھے۔ مگر آج میڈیا نے ان کو بہت زیادہ متعارف کروایا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کے اندر ان کو پہننے کا شوق بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کچھ لوگ تو ان سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے پہنتے ہیں اور کچھ صرف شوق کی حد تک لہٰذا ضروری ہے کہ جب کوئی بات عوام میں پھیلے تو جو لوگ اس کے متعلق جانتے ہیں وہ اس معاملہ میں دوسروں کی رہنمائی کریں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو حالات حاضرہ کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ پتھروں سے متعلق وہ سوالات جو آج عوام کے ذہن میں سوالیہ نشان بنے ہوئے ہیں اُس کتاب میں اُن سب سوالوں کے جوابات ہوں۔ جن سوالات کے بارے میں ہر کوئی اپنے ہی اٹکل پچو سے ان کے بارے میں احکامات لگاتا ہے۔

لہٰذا میں نے اپنے اس رسالے میں ترتیب وار پتھروں اور جواہرات کے بارے معلومات تحریر کی ہے۔ جواہرات کے بارے میں تاریخ کیا بتاتی ہے؟ کیا ان کے طبی فوائد ہوتے ہیں؟ کیا ان کے روحانی اثرات بھی ہوتے ہیں؟ ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ چونکہ جواہرات زیور میں ہی استعمال ہوتے ہیں لہٰذا زیورات سے متعلق بھی بہت ضروری واہم معلومات تحریر کی جائیں گی یہ معلومات یقیناً عوام میں پھیلی کشمکش کے لئے تسکین کا باعث ہوں گی۔

﴿جواھرات کیسے بنتے ھیں﴾

جوہرات اس طرح بنتے ہیں کہ بارش کا پانی پہاڑوں کے مسامات میں چلا جاتا ہے پھر جب آفتاب کی شعاعوں اور زمین کی حرارت غریزی سے بخارات بن کر نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور کوئی راہ نہیں پاتا تو کثیف ہو کر ایک عرصہ میں خاص قسم کے کیمیائی عمل سے آہستہ آہستہ سیماب کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ زمین، کانوں کی حرارت اُسے پکا کر مزید گاڑھا کر دیتی ہے۔ پھر دیگر اجزاء کی آمیزش کے کیمیائی عمل سے صدیوں کے عرصہ میں

پتھر رنگ برنگ جواہر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ جواہرات اور ان کا رنگ ہر علاقہ کی سرسبزی و شادابی آب و ہوا اور زمینی تاثرات سے تبدیل ہوتا ہے۔ دراصل جواہرات ذرات کی ترقی یافتہ حالت کا نام ہے۔ یہ قدرت کے منائی اثرات سے پیدا ہو کر دلفریبی، خوبصورتی اور چمک دمک اختیار کرتا ہے۔ پتھر جن کا تعلق پہاڑوں سے ہے ان کی نشوونما کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پتھروں میں رگیں سی معلوم ہوتی ہیں جو جڑوں کے نشانات کی مانند ہوتی ہیں۔ مگر اُن کا یہ بڑھنا اُن کی جائے پیدائش تک ہی محدود ہوتا ہے اور اس سارے سلسلے کو صدیوں کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

سالہا باید کہ بر یک سنگ تا بد آفتاب

لعل گردو در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

﴿علمائے فارس کا نظریہ﴾

علمائے فارس جواہرات کی پیدائش کے سلسلے میں یہ کہتے ہیں کہ باریک کنکر جب کافی مدت تک زمین کے اندر رہتے ہیں تو آگ، پانی، مٹی ہوا چاروں عناصر جب ان کنکروں میں داخل ہو جاتے ہیں تو انہی چاروں عناصر میں سے کسی ایک کی زیادتی کے باعث پتھروں کی رنگت میں فرق آ جاتا ہے۔

چنانچہ جن پتھروں میں پانی اور ہوا کی زیادتی ہوتی ہے تو ان کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ اور جن میں یہ دونوں عناصر کم ہوتے ہیں اُن کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ جن میں آگ اور مٹی کی زیادتی ہوتی ہے اُن کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ اور جن میں یہ عناصر کم ہوتے ہیں اُن کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عناصر کی کمی بیشی سے جواہرات اور پتھروں کی رنگت اور تاثیر میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔

﴿یورپین ماہرین کا نظریہ﴾

یورپین ماہرین کا کہنا ہے کہ تمام دنیاوی اشیاء میں قوت جاذبہ ہے اور اسی قوت جاذبہ سے مختلف اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی جب دو یا اس سے زیادہ عناصر کا اس قوت کے ذریعہ سے آپس میں اختلاط ہوتا ہے تو اُن کے اختلاط سے کوئی اور شے جو اُن سے ماہیت میں مختلف ہوتی ہے وہ بن جاتی ہے۔ یہی حال جواہرات اور پتھروں کا بھی ہے ان کی پیدائش بھی انہی کے ترتیب پانے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ کوئلہ، پھٹکری، سوہاگہ،

پتھر رنگ برنگ جواہر میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ جواہرات اور ان کا رنگ ہر علاقہ کی سرسبزی و شادابی آب و ہوا اور زمینی تاثرات سے تبدیل ہوتا ہے۔ دراصل جواہرات ذرات کی ترقی یافتہ حالت کا نام ہے۔ یہ قدرت کے صناعی اثرات سے پیدا ہو کر دلفریبی، خوبصورتی اور چمک دمک اختیار کرتا ہے۔ پتھر جن کا تعلق پہاڑوں سے ہے ان کی نشوونما کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پتھروں میں رگیں سی معلوم ہوتی ہیں جو جڑوں کے نشانات کی مانند ہوتی ہیں۔ مگر اُن کا یہ بڑھنا اُن کی جائے پیدائش تک ہی محدود ہوتا ہے اور اس سارے سلسلے کو صدیوں کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

سالہا باید کہ ہر یک سنگ تا بد آفتاب

لعل گردو در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

﴿علمائے فارس کا نظریہ﴾

علمائے فارس جواہرات کی پیدائش کے سلسلے میں یہ کہتے ہیں کہ باریک کنکر جب کافی مدت تک زمین کے اندر رہتے ہیں تو آگ، پانی، مٹی ہوا چاروں عناصر جب ان کنکروں میں داخل ہو جاتے ہیں تو انہی چاروں عناصر میں سے کسی ایک کی زیادتی کے باعث پتھروں کی رنگت میں فرق آ جاتا ہے۔

چنانچہ جن پتھروں میں پانی اور ہوا کی زیادتی ہوتی ہے تو ان کی رنگت سفید ہوتی ہے۔ اور جن میں یہ دونوں عناصر کم ہوتے ہیں اُن کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ جن میں آگ اور مٹی کی زیادتی ہوتی ہے اُن کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ اور جن میں یہ عناصر کم ہوتے ہیں اُن کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عناصر کی کمی بیشی سے جواہرات اور پتھروں کی رنگت اور تاثیر میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔

﴿یورپین ماہرین کا نظریہ﴾

یورپین ماہرین کا کہنا ہے کہ تمام دنیاوی اشیاء میں قوت جاذبہ ہے اور اسی قوت جاذبہ سے مختلف اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی جب دو یا اس سے زیادہ عناصر کا اس قوت کے ذریعہ سے آپس میں اختلاط ہوتا ہے تو ان کے اختلاط سے کوئی اور شے جو ان سے ماہیت میں مختلف ہوتی ہے وہ بن جاتی ہے۔ یہی حال جواہرات اور پتھروں کا بھی ہے ان کی پیدائش بھی انہی کے ترتیب پانے سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ کوئلہ، پھٹکری، سہاگہ،

نوشادر، گندھک اور چونا وغیرہ یہ وہ اشیاء ہیں جو ہم روز مرہ کی زندگی کے اندر استعمال میں لاتے ہیں۔ بعض چیزیں کیمیائی ترکیب سے نشو نما پاکر قلمیں بن کر خوش نما پتھر بن جاتے ہیں ان کیساتھ کئی قسم کے زمینی اجزا بطور مختلف گیسیں مل جاتی ہیں اور یہ سب کچھ قوت جاذبہ کے کیمیائی عمل سے ہوتا ہے اور اسطرح کیمیائی عمل سے عناصر کی شکل بدل جاتی ہے اور یہی قانون جواہرات پر بھی عمل کرتا ہے۔ ان کی گوناگوں رنگت اور کئی طرح کی چمک دمک انہی عناصر کی ترکیب کے باعث ہوتی ہے۔ کوئی سُرخ ہے کوئی سبز کوئی نیلا کوئی سفید غرض جس جس خاصیت کا عنصر جواہر اور پتھر کے اندر ہوتا ہے اسی کے مطابق جواہر اور پتھر کی رنگت ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ جواہر ایسے علاقوں میں پائے جاتے ہیں جن میں بہت پرانے پہاڑ ہوں اور جن میں گرینائیٹ، سنگِ سیماق، مکا سلیٹ، اور کوارٹز اور اس قسم کی چٹانیں موجود ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان، برما، سراندیپ، اور برازیل میں دیگر ممالک کی نسبت زیادہ پتھر پائے جاتے ہیں۔ یورپین ماہرین کا کہنا ہے کہ جن ممالک میں سورج کی حرارت زیادہ شدید ہوتی ہے اُن میں قیمتی جواہر زیادہ پائے جاتے ہیں۔

زیادہ تر جواہرات کی پیدائش کے مقامات دو طرح کے ہیں ایک پہاڑی علاقہ اور دوسرا میدانی علاقہ سمندروں میں بھی جواہرات بنتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔ جس جواہر کا جو اصل مقام پیدائش ہے۔ اگر وہ اُسی مقام سے لیا جائے تو اُس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اس کے اصل گھر سے لیا گیا ہے۔ مگر اکثر جواہر بسبب بارشوں اور سیلابوں کے اپنی اصل جائے پیدائش سے بہہ کر دور دراز ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ اور دریاؤں، سمندروں کی تہوں یا ان میدانی علاقوں میں ملتے ہیں جو ان کی گزرگاہوں میں ہوتے ہیں اس لئے یہ بات مشہور ہے کہ جواہرات دریاؤں، سمندروں سے نکلتے ہیں حالانکہ بہت سارے جواہرات / پتھر پانی میں نہیں بنتے۔ فطرت کے راز و قوانین اور قدرت کے کرشمے پتھروں میں حیرت انگیز ہیں۔ انسان جتنی معلومات بڑھاتا ہے اُسی قدر وہ اپنے آپ کو کم علم سمجھنے لگتا ہے علم کی وسعت ترقی کرتی ہے مگر ساتھ ہی اپنی کم علمی کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔

ہم جانتے تھے علم سے کچھ جانیں گے
جانا تو یہ جانا کہ نہ جانا کچھ بھی

﴿تاریخ جواہرات﴾

جواہرات کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ بنی آدم اور یہ کہنا کہ جواہرات کو پہننے کا رواج کب سے چلا یہ بات ہوا میں تیر چلانے کی مانند ہے۔ بہر حال ان کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آ رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انداز استعمال بدلتا گیا۔ پہلے پہل لوگ پتھروں کو اپنے مکانوں کی تعمیرات اور آگ جلانے میں استعمال کرتے تھے۔ پھر جب لوگوں میں دشمنیاں پیدا ہوئیں اور اپنے حریف کو کسی بھی طریقہ سے مغلوب کرنے کا ذہن بنا تو ان پتھروں کو بطور ہتھیار استعمال کیا جانے لگا اور ان سے جنگی آلات تیار کیے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ انسان اپنی طرز زندگی بھی بدلتا گیا جب دُنیا کی آبادی بڑھنا شروع ہوئی تو لوگوں میں قوم پرستی اور حُبِ جاہ کا مادہ پیدا ہوا اس خیال نے مختلف اقوام کو اپنی ایک الگ پہچان بنانے کا نظریہ پیش کیا اور پھر مختلف اقوام نے اپنی اپنی قوم کی پہچان کے لئے اپنی اپنی قوم کے مختلف پتھر مختص کر لئے اور اس طرح مختلف پتھر مختلف اقوام کی پہچان بن گئے اور ہر قوم کا ہر فرد اپنی قوم کا منسوبی پتھر پہننے لگا۔

﴿شادی کی انگوٹھی﴾

جب کوئی ایک قبیلے کا شخص کسی دوسرے قبیلے کی لڑکی سے شادی کرتا تو وہ اُسے اپنی قوم سے منسوب پتھر کی انگوٹھی پہنا دیتا تا کہ جو کوئی بھی اسے دیکھے وہ یہ جان لے کہ اب یہ ہمارے قبیلے کا حصہ ہے۔ یہ رسم قدیم زمانے سے چلتی ہوئی آج بھی ہم میں کسی نہ کسی طرز میں موجود ہے۔ شادی منگنی کے مواقع پر دُلہن کو انگوٹھی پہنانے کے رواج کا پس منظر بھی یہی ہے۔

بہر حال جب انسان ترقی کی طرف گامزن ہوا اور اس نے سنگ تراشی کا فن سیکھ لیا تو اسے پتھروں کی مزید خوبصورتی سے آگاہی ہوگئی۔ تب اس نے اپنے پسندیدہ رنگوں کے مختلف پتھروں کو خوبصورتی کے لئے پہننا شروع کیا۔ انسان نے ابتدائی دور میں حُسن و جمال کی آرائش کے لئے خوش نما گھاس کے نازک پتوں، بیلوں، اور پرندوں کے خوبصورت پروں کا استعمال کیا مگر جب جب انسان تہذیب کے قریب آتا گیا پرانی طرز زندگی کو خیر باد کہتا گیا یہاں تک کہ مردوں نے عورتوں کو خوبصورت اور پُرکشش بنانے کے لئے زیورات سے آراستہ کیا۔ ڈھائی ہزار سال قبل از مسیح بھی عورتیں بناؤ سنگھار اور آرائش کے لئے زیورات استعمال

کرتی نہیں۔ حضرت سُلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بھی لوگ فخر و عزت کیساتھ زیورات و جواھرات استعمال کرتے تھے۔ منقول ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں جواھرات کی روشنی کے علاوہ کسی دوسری چیز کی روشنی کا انتظام نہ تھا۔

اگرچہ مغربی ممالک میں بھی زمانہ قدیم سے جواہرات اور پتھر استعمال ہوتے آرہے ہیں مگر قدیم زمانہ میں وہاں بڑی مقدار میں جواھرات نہ تھے۔اُس کی وجہ یہ ہے کہ ان ممالک میں ابھی جواھرات اور پتھروں کی بڑی کانیں دریافت نہ ہوئی تھیں۔اور جو جواھرات / پتھر ان ممالک میں جاتے وہ ہندوستان و دیگر مشرقی ممالک سے جاتے تھے لیکن چونکہ ہندوستانی مہاراجے بڑی مقدار اور قیمتی جواھر اپنی حدود سے باہر نہ جانے دیتے تھے اس لئے قلیل مقدار میں ہی جواھرات اُن لوگوں تک پہنچتے۔اور تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ درجہ دوم کے کئی ایک جواھر مصر میں استعمال ہوتے چلے آرہے ہیں چنانچہ قدیم کتب کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ وہاں اعلیٰ پادری کا لباس جواھرات سے مزین ہوتا تھا۔مغرب کا قدیم شاعر ہومر اپنی غزلیات میں مختلف جواھرات کا تذکرہ کرتا ہے۔اس طرح ''جوب'' نامی شاعر بھی اپنی شاعری میں یاقوت، پکھراج، نیلم، مرجان، مروارید اور سنگِ سُلیمانی کا ذکر کرتا ہے۔

عبرانی زبان میں ان جواھرات کے جو نام ملتے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصری زبان سے اخذ کیے گئے ہیں۔اہل مصر بھی علم جواھرات کے ماہر نہ تھے ان کی کتابوں میں بس تھوڑی تھوڑی تعریفات ہی درج ہیں۔عیسوی سال سے چھ،سات سو سال قبل یونانیوں کو ان جواھرات کی خصوصیات سے کچھ آگاہی حاصل ہوئی اور اس دور کے حکمران مختلف قیمتی جواھرات کو اپنی انگوٹھیوں میں پہنتے تھے۔اسطرح اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ جواھرات میں یونانی لوگ بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ ہیروڈوٹس ،افلاطون، ارسطاطالیس،تھیوفریسٹس اور جتنے بھی زمانہ قدیم کے علماء و حکماء گزرے ہیں وہ سب دوسرے علوم میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ علم الجواھرات میں بھی مہارت رکھتے تھے۔سکندرِاعظم کے دور میں بھی لوگ علمِ الجواھرات میں کافی دلچسپی رکھتے تھے۔جسکی وجہ سے جواھرات کا استعمال اس دور میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اہل روم جب ایشیاء اور افریقہ کے بہت سے خزانوں پر قابض ہوئے تو اُن کو ان ممالک سے کئی قسم کے جواھرات کے خزانے ملے۔

اوراس کے ساتھ ساتھ انہیں جواہرات کی تاثیرات کے متعلق بھی بہت ساری معلومات حاصل ہوئیں و تجربات کرنے کا موقع ملا۔

﴿جواھرات کے طبی فوائد﴾

اس دنیا کے اندر عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے قادر مطلق کی قدرت کی جو جو صناعیاں ظاہر ہوئی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں حکماء اس کی حقیقت کے ادراک میں عاجز ہیں اور اس کی قدرت کاملہ نے جو چیز بھی ظاہر کی اس کے بھید جاننے اور فائدہ حاصل کرنے میں حکماء نے حتی الامکان چھان بین کی کوشش کی اور جب تک ماہیت دریافت نہ کر لی دم نہ لیا۔ زمانہ قدیم میں بھی ان کے متعلق متعدد کتب و رسائل لکھے گئے ہیں۔ آج بھی فوائد و خواص جواھرات سے متعلق کافی لٹریچر مل جاتا ہے۔

جواھرات ہم پر تین طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کے اثرات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱): کیمیائی اثرات

(۲): رنگوں کے اثرات

(۳): روحانی اثرات

آیئے اب یہ جانتے ہیں کہ کیا جواھرت ان تین طریقوں سے ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں یا نہیں؟ سب سے پہلے کیمیائی اثرات کے بارے میں جانتے ہیں۔ جواھرات کے کثیر طبی فوائد ہیں جس طرح ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مزاج ہوتا ہے اسی طرح جواہرات بھی مختلف مزاج رکھتے ہیں کچھ جواہرات اپنے کیمیاوی مرکبات کی وجہ سے گرم خشک، کچھ گرم تر، کچھ سرد خشک، کچھ سرد تر، تاثیر کے حامل ہوتے ہیں۔ قدیم کتب کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم حکماء بیشمار بیماریوں کا علاج بالجواھرات کرتے تھے۔ ان نسخہ جات کو آج بھی حکمت و جدید سائنس بھی تسلیم کرتی ہے۔ جیسا کہ قوت باہ یعنی مردانہ کمزوری کے خاتمہ کے لئے یاقوت کا کشتہ اور مرجان کا کشتہ استعمال کرتے ہیں ضعف قلب و دیگر امراض قلب کے لئے مروارید کا کشتہ اور خمیرہ مروارید استعمال کروایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد جواھرات کے کشتہ جات حکماء مریض کی بیماری کی نوعیت کے اعتبار سے مریض کو استعمال کرواتے ہیں۔ جو کوئی کہتے ہیں کہ جواھرات کا انسان کو کچھ فائدہ نہیں، وہ لوگ جو جواھرا...

کے فوائد کا سرے سے ہی انکار کر دیتے ہیں اُن سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ان کا علماء و مشائخ نے کیوں استعمال کیا؟

مرجان سے وضع حمل میں آسانی

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف مدنی پنجسورة کے صفحہ نمبر (377) میں یوں تحریر فرماتے ہیں

جب ولادت کا وقت قریب آجائے اور درد زہ شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس (magnet) لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ (سرخ رنگ کی باریک باریک شاخوں کی مانند ایک پتھر جو کہ سمندر سے نکالا جاتا ہے، پنساری کی دکان سے شاخ مرجان کے نام سے ملتا ہے) باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوگی۔

زچگی کے وقت عورت کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ عورت کی جان پر بنی ہوتی ہے وہ زندگی اور موت کی درمیانی کیفیت میں ہوتی ہے تو اُس وقت مقناطیس اور مرجان کو صرف اپنے جسم سے مس کرنے سے ہی اس کے فوائد ملتے ہیں اور وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔آپ غور فرمائیں کہ یہاں کھانے کا ذکر نہیں صرف باندھنے کا ذکر ہے۔

یاقوت کے اثرات

علامہ فیروزآبادی ''القاموس المحیط'' میں اور علامہ مرتضی الزبیدی اس کی شرح تاج العروس میں،، لکھتے ہیں:

الیاقوت من الجوھر،، ''وھو اقسام کثیرة'''' قال الحکماءُ یجلب من سرندیب مفرح جامع مقو'' ''نافع للوسواس'' ''والخفقان وضعف القلب شربا ولجمود الدم تعلیقاً'' یاقوت جواہر میں سے ہے اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں حکماء نے کہا ہے یہ پتھر سراندیپ کے پہاڑوں سے نکالا جاتا ہے طبیعت میں فرحت لاتا ہے مقوی للباہ ہے، وسوسوں کے مرض میں نفع دینے والا ہے، پانی میں گھول کر پینا دل کی دھڑکن اور کمزوری سے نجات کے لئے فائدہ مند ہے اور اس کا پہننا خون جمنے کے مرض میں فائدہ

...ہے۔ (تاج العروس من جواہر القاموس الھاء، ص:١٢٠٥)

مزید آگے جا کر لکھتے ہیں: جو اس کا نگینہ پہن لے تو جھگڑے کے وقت خوف سے دور رہتا ہے اور اس سے غم اور ...ن کی گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے، اگر کسی کا کسی جگہ سے خون نکل رہا ہو تو اسے استعمال کرنے سے رُک جاتا ہے ...پانی میں بھگو کر پینے سے دل کی بیماری دور ہوتی ہے۔

(تاج العروس من جواہر القاموس، فصل العین، ص:٦٤٨٩)

﴿اثرات یاقوت کی حدیث مبارکہ﴾

"شرح مشکوۃ المصابیح" میں انگوٹھی کے باب میں ایک حدیث مبارک کے تحت مرقاۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث مبارک لکھتے ہیں کہ! پیلے یاقوت کی انگوٹھی طاعون سے محفوظ رکھتی ہے۔

(مرآۃ المناجیح شرح المشکوۃ المصابیح ج ٦ ص ١٣١ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

اس حدیث مبارکہ پر غور کریں تو بہت سارے مدنی پھول ملتے ہیں۔ اس حدیث مبارک سے جواہرات کے طبی فوائد کا شرعی ثبوت بھی مل گیا ہے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ جواہرات کے طبی فوائد انگوٹھی میں استعمال کرنے سے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جواہرات کے فوائد صرف کشتے بنا کر کھانے سے ہی نہیں ملتے انگوٹھی میں استعمال کرنے سے بھی ملتے ہیں اسی لئے تو فرمایا کہ یاقوت کی انگوٹھی طاعون سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور اس سے حدیث پاک سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ رنگوں کے لحاظ سے بھی جواہرات کی تاثیر میں فرق ہوتا ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیلے رنگ کو ترجیح نہ دیتے۔ اگر صرف اتنا فرما دیتے کہ یاقوت طاعون سے محفوظ رکھتا ہے تو اس طرح کچھ لوگ صرف یاقوت کو پاس رکھنے کا ہی ذہن رکھتے کہ یاقوت کو پاس رکھنے سے طاعون سے حفاظت مل جاتی ہے۔ یا پھر کہتے کہ یاقوت کو بطور دوا استعمال کرنے سے طاعون سے شفاء مل جاتی ہے۔ مگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی جامعیت پر قربان جائیں کہ ایسا انداز بیاں کہ جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ سمندر در کوزہ کر دینے کی مثل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ارشاد سے رنگ، پتھر، انگوٹھی، سب کے فوائد عیاں ہو گئے۔ جب کسی مسئلہ پر حدیث مبارک آجائے تو وہاں مزید کلام کی ضرورت نہیں رہتی۔ پتھروں کے طبی فوائد پر میرے پاس مختلف بزرگانِ دین کے اقوال اور مختلف مذاہب و مسالک کے

چیزوں کے اقوال و معاملات کا ذخیرہ موجود ہے مگر ممکن ہے کہ بعض لوگ ان پر اعتراض
اور تنقید کریں جیسا کہ چاہتا کہ سمجھے سکتا یا قریب جس سے امت میں اعتراضات پیدا ہوں اور لوگ کسی طرح
کا شکار ہوں اس لئے انہیں تحریر نہیں کیا جا رہا مگر اس سے یہ بات ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ عملیات کو ہر زمانے
میں حیثیت حاصل ہے

﴿مخلوق کی سمجھ کے موافق کلام کرو﴾

ایسی کوئی بات جو لوگوں کی عقلوں سے بالاتر ہو اس بات کو بیان کرنے سے کئی مواقع پر منع کیا گیا
ہے مثلاً کوئی مسئلہ بیان کرنا بہت ضروری نہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے سے لوگوں میں فتنہ پیدا
ہوگا تو اس کو بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں سے وہی کہو جو وہ سمجھ سکیں کیا تم چاہتے ہو
کہ اللہ اور رسول کو جھٹلایا جائے۔ (صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۴ رقم ۱۲۷)

ابو طفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا
لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی جائے؟ (جبکہ) ایسی باتیں نہ بیان کرو جن
سے لوگ ناواقف ہیں۔ (ایضاً)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دو ظرف بھرے
تھے ایک تو میں نے پھیلا دیا (یعنی تبلیغ کر دی) جبکہ دوسرا ابھی باقی ہے اگر اسے بھی ظاہر کروں تو تم میری
گردن کاٹ دو گے۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ صفحہ ۳۶۲)

﴿چند تجربات﴾

اب عملیات سے متعلق چند تجربات تحریر کروں گا تاکہ آپ کی مزید رہنمائی ہو جائے۔

﴿مرجان کا تجربہ﴾

میرے پاس مرجان کی ایک انگوٹھی ہے جو میں نے خود اپنے ہاتھ سے شوق سے بنائی تھی انگوٹھی کی
چاندی پر جو نگینہ لگا ہوا ہے اس کے اوپر طلسمات کندہ کئے ہوئے ہیں جس کی بنا سے مرجان کرم رنگ کا ہے

پتھر ہے۔ایک دن میں نے اُتار کر گھر رکھی ہوئی تھی کہ میرے چھوٹے بھائی رضوان نے پہن لی اُس کو یہ مسئلہ ہے کہ کوئی بھی گرم تاثیر کی چیز اِسے موافق نہیں۔ بس پھر کیا تھا: مرجان کی انگوٹھی پہننے کے سبب اُسے سخت قسم کی الرجی ہوگئی۔ دو تین دن مستقل دوائی کھانے سے اُسے کچھ فرق نہ پڑا ایک دن میں شام کو دکان سے گھر آیا تو والدہ محترمہ نے کہا کہ احسن! ذرا رضوان کو دیکھو تو سہی پتہ نہیں اسے کیوں اتنی سخت الرجی ہوگئی ہے۔ میں نے رضوان سے کہا کہ ادھر آؤ! جب وہ میرے پاس آیا تو میری نظر اُس کے ہاتھ پر پڑی اور میں نے دیکھا کے اُس نے مرجان کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے تو میں نے اُسے کہا! تم نے بغیر پوچھے اِسے کیوں پہنا ہے فوراً اُتار دو کیونکہ تمہیں یہ پتھر موافق نہیں۔ اس انگوٹھی کو اُتارنے کے بعد رات تک اُس کی طبیعت بہت حد تک درست ہوگئی اور ایک دو دن میں مکمل آرام آگیا۔

﴿فرنک کا تجربہ﴾

میرے پاس ایک عورت آتی تھی جس کا بلڈ پریشر اکثر ہائی رہتا تھا۔ وہ میرے پاس آکر اکثر اس بات کا ذکر کرتی تھی کہ میرا بلڈ پریشر بہت ہائی رہتا ہے آپ مجھے کچھ بتائیں میں اس معاملے میں بہت پریشان ہوں۔ ایک دن میں نے تجربہ کے طور پر اُسے فرنک پتھر کا ایک دانہ دیا کیونکہ یہ پتھر سرد تر تاثیر کا حامل ہے اور کہا کہ اسے مٹی کے پیالہ میں رات کے وقت بھگو دینا ہے اور صبح نہار منہ (۳) تین مرتبہ سورۃ فاتحہ اول وآخر ۳+۳ مرتبہ درود شریف پڑھکر اس پانی پر دم کر کے پتھر باہر نکال کر اس پانی کو پی لینا اور اس عمل کو اکتالیس (۴۱) دن تک جاری رکھنا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ وہ عورت جتنے دن اس عمل کو کرتی رہی بغیر کسی دوائی کے وہ بالکل تندرست رہی فرنک پتھر امراضِ گردہ سے شفایابی کیلئے بہت ہی مشہور ہے۔

﴿یاقوت کا تجربہ﴾

یاقوت پتھر اپنے کیمیادی مرکبات سے گرم تر تاثیر کا حامل ہے یہ سُستی وغیرہ کو ختم کرتا اور چالاک وچوبند مُکھر تیلا بناتا ہے۔ اور بعض اوقات جلد باز بھی بناتا ہے میرا ایک بہت ہی اچھا دوست علی مصطفٰی عطاری جو کہ ہمارے گھر کے قریب ہی رہتا ہے اس کے نہم کلاس کے پیپر قریب تھے۔ ایک دن وہ مجھے ملا تو اُس نے مجھ سے کہا کہ احسن بھائی پتا نہیں کیوں میرا پڑھنے کا دل نہیں کرتا جب بھی پڑھنے بیٹھتا ہوں سُستی چھا جاتی ہے اور دل

کرتا ہے کہ آج رہنے دیتا ہوں کل پڑھوں گا اور امتحان سر پر آئے ہوئے ہیں میں نے اُس سے کہا کوئی بات نہیں آپ میری دکان پر آنا۔ وہ میرے پاس آیا تو میں نے اُسے یاقوت کی انگوٹھی دے دی۔ اور پھر چند دنوں بعد میری اُس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا کہ جس دن سے یاقوت پہنا ہے جسم میں ایک عجیب کی قوت وطاقت ہے۔ جس کام کا ارادہ کرتا ہوں وہ کر کے ہی دم لیتا ہوں اور اب پڑھتے ہوئے نیند وسستی بھی نہیں آتی۔

اسطرح کے بہت سارے تجربات ومشاہدات ہیں مگر کتاب کے صفحات اُنہیں تحریر کرنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس لئے ان پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

(نوٹ)

اگر آپ کی زندگی کا بھی کوئی ایسا تجربہ ومشاہدہ ہے تو سنگِ مرشد کو تحریر کر کے ضرور بھیجیں۔ اگر ممکن ہوا تو اگلے ایڈیشن میں انہیں بھی شامل کر لیا جائیگا۔ یا پھر جواہرات کے خواص واثرات سے متعلق جو دوسری کتاب لکھی جائے گی اُس میں شامل کر لیا جائے گا۔

﴿پتھر سے شخصیت کا اندازہ﴾

کسی بھی شخص کے پسندیدہ پتھر سے اُس شخص کی شخصیت وذہنیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً عقیق پہننے والا صوفیانہ خیالات کا مالک ہوگا۔ ڈائمنڈ پہننے والا عیاش اور انا پسند ہوگا۔ نیلم پہننے اور پسند کرنے والا دور اندیش و فلسفیانہ خیالات کا مالک ہوگا۔ زمرد پہننے والا بہت حساس اور باریک بین ہوگا۔ غرض ہر پتھر کا شائق ایک مختلف شخصیت کا مالک ہوگا۔ میرا یہ موضوع نہیں کہ پتھروں جواہرات کے اثرات کیا ہیں؟ بلکہ میرا موضوع تو یہ ہے کہ پتھروں کے اثرات ہیں یا نہیں؟ نہیں تو مزید معلومات ضرور تحریر کرتا مگر ،،دانشمنداں را اشارہ کافی است،، کے مطابق ان چند جملوں سے آپ کو کسی کی شخصیت کے بارے میں اندازہ لگانے کا ایک نیا طریقہ ضرور مل گیا ہوگا۔ مگر یہ ضرور یاد رکھیں کہ کسی پر بدگمانی کرنا درست نہیں اسلئے اس طریقہ پر گرفت پانا ہر کسی کے لئے ممکن نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ جس کے بارے میں غلط سوچ رہے ہیں وہ ایسا نہ ہو۔ جب تک آپ کو کسی کے بارے میں شرعی ثبوت نہ مل جائے آپ کسی کے بارے میں غلط گمان نہیں کر سکتے۔

﴿تاثیرات جواہر بلحاظ رنگ﴾

جس طرح مختلف پتھر اپنے مختلف کیمیائی مرکبات کی وجہ سے مختلف اثرات مرتب کرتے ہیں اس طرح پتھر مختلف رنگوں کے لحاظ سے مختلف اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔حتیٰ کہ کے کچھ محققین نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ پتھر اپنے رنگ کی وجہ سے ہی موثر ہوتے ہیں۔سوال یہ اُٹھتا ہے کہ کیا رنگوں کا بھی زندگی میں کچھ عمل دخل ہے؟جی ہاں رنگوں کا زندگی میں بہت عمل دخل ہے۔

رنگ آفاقی قوت کا ایک مظہر ہے اور آفاقی قوتیں زندگی کی ضامن ہوتی ہیں۔ہمارے اسلاف نے رنگوں کو سمجھنے کے لئے بڑی عرق ریزی سے قوانین واُصول وضع کئے ہیں،انسانوں کی فلاح کیلئے اسلاف نے بابل،مصر،آشوریہ،یونانی،ایرانی ہر دور میں رنگوں سے استفادہ کیا ہے۔

بقراط،سالیوس،جالینوس اور پلاٹنی کی کتابیں اس بات کی شاہد ہیں کہ مصری یونانی اور رومن اپنے مکانوں کا صحن اس طرح بناتے تھے کہ جس میں ہر موسم میں دھوپ آتی رہے۔حکیم بوعلی سینا نے (۹۰۰) نو سو سال قبل اپنی شہرہ آفاق کتاب "القانون" میں رنگ و روشنی کی افادیت پر اظہار خیال کیا ہے۔حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش سے (۵۰۰) پانچ سو سال قبل فیثاغورث کے زمانے میں لوگ مریضوں کا علاج رنگ و روشنی سے کیا کرتے تھے۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ رنگوں کے ذریعہ سے اعصابی نظام بحال کیا جا سکتا ہے۔

﴿رنگ و روشنی﴾

روشنی ایک برقی مقناطیسی توانائی ہے۔سائنسی نقطہ نظر سے روشنی کا بنیادی ذرہ فوٹان (photon) ہے روشنی ہر قسم کی شفاف اشیاء میں سے اور خلا میں سے گزر سکتی ہے۔سفر کرنے کے لئے اسے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی رنگ کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔روشنی دراصل مختلف ارتعاشات اور طول موج کا مجموعہ ہے۔روشنی کے ایک خاص طول موج کا آنکھ کے پردے اور دماغ پر محسوس ہونا رنگ ہے۔

طیف:

۱۶۶۶ء میں آئزک نیوٹن نے کشش ثقل کا اُصول اور رنگ کا نظریہ پیش کیا۔اس نظریہ کے مطابق سفید روشنی یا سورج کی شعاعیں جب منشور (prism) سے گزرتی ہیں تو جن لہروں کے مجموعہ سے وہ تشکیل پاتی

ہیں وہ الگ الگ تموج کے لحاظ سے منقسم ہو جاتی ہیں اور ہم اس تقسیم کو سات رنگ کی صورت میں دیکھتے ہیں
باقی سب رنگ انہی کے شیڈز ہیں۔

﴿رنگ اور بصارتی نظام﴾

ہم رنگ کو کیسے دیکھتے ہیں اس بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ عام طور پر جس نظریہ کو مانا جاتا ہے وہ کلاسیکل تھیوری ہے۔

کلاسیکل تھیوری ماہر علم طبیعات یانگ (young) اور ماہر علم الاعضاء ہیلم ہولٹز (helm holtz) نے پیش کی ہے۔ اس کو یانگ ہیلم ہولٹز تھیوری کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں سائنس دان اس بات سے متاثر ہوئے کہ تین رنگ دوسرے تمام رنگ بنانے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق آنکھ کے پردے پر تین طرح کے کونز (cones) ہوتے ہیں ایک کون سُرخ دوسرا زرد اور تیسرا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔ اب جس رنگ کا طول موج دماغ سے ٹکراتا ہے وہ متعلقہ کون کو متحرک کرتا ہے جس کی وجہ سے ہم وہ رنگ دیکھ لیتے ہیں۔ دوسرے تمام رنگ دو یا تین کونز کے متحرک ہونے سے نظر آتے ہیں مثلاً بنفشی رنگ سرخ اور آسمانی کون کے متحرک ہونے سے نظر آتا ہے۔

﴿رنگوں کے خواص﴾

تمام رنگ ارتعاش کی کم یا زیادہ لہریں خارج کرتے ہیں جو کسی شے سے ٹکرانے کے بعد گرمی یا ٹھنڈک کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ سرخ رنگ کا طول موج طویل ترین ہے جس کی وجہ سے کم ترین ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ بنفشی رنگ کا طول موج کم ہے جس کی وجہ سے تیز ترین ارتعاش پیدا ہوتا ہے۔ سُرخ رنگ حدت، آسمانی رنگ ٹھنڈک، اور سبز رنگ توازن پیدا کرتا ہے۔ سرخ رنگ کا بھاری پن اس کی حرکت اور شرح ارتعاش کو محدود کرتا ہے۔ برخلاف اس کے نیلا رنگ ماحول میں وسعت کا احساس دلاتا ہے۔

مختلف رنگ مختلف احساس دلاتے ہیں۔ مثلاً سرخ سے جلن، نارنجی سے گرمی، زرد سے معمولی گرمی، سبز سے نہ سردی نہ گرمی، اور اعنابی سے ٹھنڈک کے ساتھ چبھن کا احساس ہوتا ہے۔ لوگ بالعموم رنگوں کی طرف نہیں سوچتے ہم تصویر کو دیکھتے ہیں ان سے متاثر ہوتے ہیں [illegible]

،نارنجی، اور زرد رنگ سستی کاہلی کو دور کرتے ہیں۔ ایک محقق کا کہنا ہے کہ مریض کو گلابی رنگ میں رکھنے سے جارحانہ اور منتقمانہ جذبات مغلوب ہوتے ہیں۔گلابی رنگ کے سکن کے اثرات کو پچوں جنس خاندانی مناقشات کاروباری معاملات اور جیل خانہ جات کی اصلاحات کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے گلابی رنگ میں غصہ کم ہوتا ہے۔ اس رنگ کے زیر اثر بچوں میں تیزی پیدا نہیں ہوتی اندھے لوگ بھی گلابی رنگ کے کمروں میں سکون محسوس کرتے ہیں۔

﴿رنگوں سے علاج﴾

رنگ وروشنی سے علاج کو مغربی ممالک میں تو بہت شہرت مل چکی ہے۔اوراب آہستہ آہستہ پاکستان میں بھی عام ہورہا ہے۔اس طریقہ علاج سے ہر امیر وغریب فائدہ حاصل کرسکتا ہے کیونکہ کہ یہ کم خرچ بالا نشیں ہے۔

اس کا طریقہ علاج اس طرح ہوتا ہے کہ کسی مریض کو کلر تھراپسٹ ڈاکٹرز کہہ دیتے ہیں کہ اس کے رہنے اور سونے والے کمرے کے درو دیوار اور پردوں کو فلاں رنگ میں تبدیل کردیں۔یا پھر فلاں رنگ کے کپڑے زیادہ سے زیادہ استعمال کروائیں۔بعض مریضوں کو مختلف رنگ کی شعاعوں کا پانی پینے کو کہہ دیتے ہیں اور یہ پانی ہر کوئی باآسانی اپنے گھر میں ہی تیار کرسکتا ہے۔اس پانی کو تیار کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مطلوبہ رنگ کے شیشے کی صاف بوتل میں پانی ڈال کر کارک سے اچھی طرح بند کردیں۔بوتل کو منہ تک نہ بھریں بلکہ کچھ کم رکھیں جیسے کہ عام طور پر کولڈ ڈرنک ملتے ہیں اور پھر دھوپ میں رکھ دیں۔پھر جب پانی کے قطرے بھاپ بن کر بوتل کے خالی حصہ میں نظر آئیں تو سمجھ لیں کہ پانی تیار ہے۔اوراب اُسے ڈاکٹر کے تجویز کردہ طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔بعض مریضوں کو اس طرح سے تیار کئے ہوئے مختلف تیل استعمال کرنے کو دیتے ہیں اور بعض مریضوں کا مختلف رنگ کی شعاعوں سے علاج کیا جاتا ہے۔

مثال!

جس مریض کو پیٹ کے اوپری حصہ میں درد، سینے میں جلن، بھوک کی کمی، پیٹ کا پھولنا، کھٹی ڈکاریں اور گیس کا مرض ہو وہ مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق ایک بوتل فیروزی رنگ کی اور ایک بوتل زرد رنگ کی تیار

کر لے۔ فیروزی رنگ کا پانی صبح نہار منہ اور بعد از عصر شام کو پیئے۔ زرد رنگ کا پانی دوپہر کو اور رات کو سونے سے پہلے پیئے۔ اس طرح اس کے ہاضمہ کی تمام خرابیاں ختم ہو جائیں گی۔

اسی طرح مختلف امراض کا مختلف رنگوں سے علاج کیا جاتا ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رنگ انسانی طبیعت پر اثر رکھتے ہیں۔

﴿جواھر بلحاظ رنگ﴾

اسی قاعدہ سے جواہرات بھی رنگت کے لحاظ سے مختلف تاثیرات کے حامل ہوتے ہیں: یاقوت سرخ ہے اور گرم پتھر ہے۔ زمرد سبز ہے اور سرد پتھر ہے۔ مرجان سرخ ہے گرم پتھر ہے۔ دُر نجف سفید ہے سرد پتھر ہے۔

﴿جواھرات کے روحانی اثرات﴾

اب بہت ہی اہم معلومات تحریر کی جائیں گیں۔ ایسے سوالات جن کا جواب ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ کیا انسان کو کسی دوسری جنس کا روحانی و باطنی فائدہ ملتا ہے؟ کیا پتھروں کے روحانی اثرات ہوتے ہیں؟ کیا پتھروں سے کاروبار مال میں برکت ہوتی ہے؟ کیا تاثیرِ جواہرات کا کوئی شرعی ثبوت ملتا ہے؟ ان سب سوالات کے بارے میں بالتفصیل مدلل اور آسان الفاظ و انداز میں تفصیلات درج کی جائیں گی۔ تاکہ ہر کسی کی مکمل رہنمائی ہو سکے۔

﴿روحانی اثرات کیا ھوتے ھیں؟﴾

سب سے پہلے تو یہ واضح کیا جائے کہ روحانی اثرات کیا ہوتے ہیں۔ روحانی اثرات یہ ہوتے ہیں کہ اُن کو ظاہراً تو نہیں دیکھا جا سکتا مگر دیگر مشاہدات سے پتا چلتا ہے کہ اس چیز یا عمل کا کچھ فائدہ ہوا ہے۔ اور یہ جو فائدہ ہوا ہے یہ اس چیز یا عمل کے روحانی فوائد و اثرات ہیں۔

مثلاً کوئی کام ہا اٹکا ہوا تھا یا کوئی شخص کسی کام کے لئے راضی نہ ہو رہا تھا یا کاروبار کی صورت حال خراب تھی تو کسی عمل، وظیفے یا کسی بزرگ کی دعا کی برکت سے وہ شخص اُس کام کے لئے راضی ہو گیا یا کاروبار کی صورت حال بہتر ہو گئی تو ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں عمل یا فلاں بزرگ کی دعا کی روحانی قوت سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔

﴿مادی اجناس کی روحانی اثرات﴾

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذکر و اذکار و دیگر اعمال صالحہ کے روحانی اثرات سے فائدہ ملنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر کسی دوسری مادی اجناس سے انسان کو روحانی اثرات نہیں ملتے۔ مگر ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اللہ رب العزت جل جلالہ نے مختلف مادی اجناس میں بھی انسان کے لئے مختلف روحانی اثرات رکھے ہوئے ہیں اس کی چند ایک مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔

﴿لیموں کی روحانی اثرات﴾

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہور و مقبول زمانہ مایہ ناز تصنیف فیضان سنت جلد اول کے صفحہ نمبر 333 پر لقط المرجان فی احکام الجان کے صفحہ نمبر 47 کے حوالہ سے لیموں کے روحانی اثرات نقل فرماتے ہیں۔

قاضی علی بن حسن خلعی کی "سانح حیات" میں ہے کہ جنات ان کے پاس آتے رہتے تھے ایک مرتبہ عرصہ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحب نے (اسقدر وقفہ کی) وجہ پوچھی تو جنوں نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جہاں پر لیموں ہوتا ہے۔

﴿سفید مرغ کی روحانی قوت﴾

اسی صفحہ پر امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ "المعجم الاوسط" کی جلد 5 صفحہ 201 سے حدیث نمبر 677 نقل فرماتے ہیں:

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: سفید مُرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو نہ تو شیطان اس گھر کے قریب ہوگا نہ جادوگران گھروں کے قریب ہوگا۔

﴿جنات سے حفاظت﴾

اب ذرا غور فرمائیں کہ آج لوگ جادو جنات سے کس قدر پریشان ہیں مگر وہ چیزیں جنہیں ہم معمولی سمجھتے ہیں وہ ہم کو ان بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی روحانی قوت رکھتی ہیں۔ لیموں کی روحانی قوت تو بزرگوں سے منسوب ہے۔ اور سفید مُرغ کی روحانی قوت کی تصدیق تو بزبان حق ترجمان محبوب رحمان صاحب لقب

وما ینطق عن الھویٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتی ہے۔

کئی مرتبہ کا تجربہ ہے کہ اگر کسی بچہ کو آسیبی اثرات ہوں یا وہ رات کو سوتے ہوئے اٹھ اٹھ کر گریہ وزاری کرتا ہو تو اُسے ایک لیموں پر معوذتین پڑھ کر دم کر دیا اور کہا کہ آپ اس کو اس کے سر کی جانب طرف رکھ دیں۔ اس طرح دم کرنے سے سائل کو لیموں سے روحانی حفاظت ہو جاتی ہے اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل اس عمل سے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔ اور کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ کسی ایسے فرد سے ملاقات ہوئی جو کہتا ہے کہ ہم پر کسی نے جادو کر دیا ہے یا ہمارے گھر میں جادو ہے یا آسیبی اثرات ہیں تو میں نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے گھر میں ایک مرغی کسی بھی رنگ کی اور ایک سفید مرغ رکھ لو اس سے آپ کو ان شاء اللہ عزوجل بہت فائدہ ملے گا۔

﴿عجوہ کی روحانی قوت﴾

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ چھوہارے کھا لے گا تو (اس کے فوائد میں سے) اس دن زہر (اور روحانی اثرات سے) جادو نقصان نہ دے گا۔
(مرأۃ المناجیح اشکوٰۃ المصابیح ج ٦، ص ٢٢، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿جادو کا علاج﴾

اس حدیث پاک سے پتا چلا کہ عجوہ چھوہارہ کھانے والے پر جادو اثر نہ کرے گا۔ فن عملیات کے ماہر کا کہنا ہے کہ ایسے مرد حضرات جو کہ نس بندی (نامردی) کے جادو کا شکار ہوتے ہیں اگر وہ چالیس دن تک سات عجوہ چھوہارے بلا ناغہ کھایا کریں تو جو جادو اُن پر کیا گیا ہو گا وہ اس عجوہ چھوہارہ کی روحانی قوت سے ٹوٹ جائے گا۔

ان روایات وواقعات سے یہ بات تو ظاہر ہو گئی کہ مادی اشیاء کے بھی روحانی اثرات ہوتے ہیں۔ اس بات کی اور بھی کثیر مستند روایات موجود ہیں مگر یہاں پر صرف یہ تین ہی بیان کی گئی ہیں۔ جس طرح ان اشیاء کے روحانی اثرات ہیں اس طرح پتھروں / جواہرات کے بھی روحانی اثرات ہوتے ہیں۔ آیئے اب پتھر / نگینے کے روحانی اثرات کا ذکر زبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے ہیں۔

﴿برکت والا پتھر﴾

مشکوٰۃالمصابیح میں انگوٹھی کے باب میں ایک حدیث مبارک کے تحت مرقاۃ میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ! حدیث مبارک میں آیا ہے

تختمو بالعقیق فانه مبارک انگوٹھی میں عقیق پہنو بیشک وہ برکت والا ہے (اس حدیث مبارک میں عقیق کو مبارک یعنی برکت والا پتھر کہا گیا ہے)

اس کیساتھ ایک اور حدیث مبارک تحریر فرماتے ہیں کہ! عقیق کی انگوٹھی فقیری (تنگدستی) دور کرتی ہے

ایک اور حدیث مبارک میں آیا ہے کہ چاندی کی انگوٹھی میں عقیق سیاہ کا نگینہ بہت اعلیٰ ہے

(مراۃ المناجیح امشکوۃ المصابیح ج ۶، ص ۱۳۱، مطبوعه نعیمی کتب خانه گجرات)

﴿مجموعی جائزہ﴾

آیئے اب ذرا مجموعی طور پر اس ساری تحریر کا جائزہ لیتے ہیں۔ اگر کوئی جواہرات کے خواص و اثرات کے بارے میں کہے کہ یہ تو آج کے دور کی نئی نئی باتیں ہیں اس کا تاریخ میں کہیں ذکر نہیں ملتا یہ سب موجودہ دور کے لوگوں نے اپنی طرف سے ہی نکال لیا ہے کہ پتھروں اور جواھرات کے بھی اثرات ہوتے ہیں تو آپ تاریخ جواھرات دیکھ لیں کہ قدیم زمانہ سے ہی پتھروں اور جواھرات سے فائدہ ملنے کا نظریہ ملتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ ہم پرانے خیالات کے نہیں وہ دور جہالت تھا ہم تو ہر چیز کو جدید سائنس پر پرکھنے کا ذہن رکھتے ہیں تو جدید سائنس بھی پتھروں اور جواھرات کے فوائد کو بیان کرتی ہے اور اگر کوئی کہے کہ ہم سائنس کو بھی نہیں مانتے کیونکہ سائنس کی بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو شریعت مطہرہ سے ٹکراتی ہیں تو احادیث میں بھی جواہرات سے فائدہ ملنے کا ثبوت ملتا ہے۔ کہیں پتھر کے ذریعے طاعون سے حفاظت کا ذکر ملتا ہے تو کہیں کسی پتھر کو برکت والا پتھر کہا جا رہا ہے اور کہیں کسی پتھر کو فقر (تنگدستی) دور کرنے والا کہا جا رہا ہے اور کہیں پتھر و جواھر کی تعریف کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ یہ نگینہ چاندی کی انگوٹھی میں بہت اعلیٰ ہے۔

پتھروں کی احادیث کے حوالے سے جب اتنا کچھ بیان کیا جا رہا ہے تو اگر کوئی یہ کہے کہ جواھرات بے فائدہ ہیں یہ بالکل بیکار ہیں یہ کسی بھی طریقہ سے کسی بھی نفع و نقصان کی کچھ طاقت نہیں رکھتے تو اس کا یہ سب کہنا

کس طرح درست ہوگا؟ اس لئے ہمیں چاہئے کہ کسی بھی معاملہ میں شرعی حکم بتانے لگیں تو خوب سوچ سمجھ کر کسی مستند عالم صاحب سے پوچھ کر اور جب تک یقینی علم نہ ہو جائے ہرگز کلام نہ کریں۔

میں نے خود ایسے کئی افراد کو دیکھا ہے جو یہ کہتے ہیں نگینوں کے اثرات کا ذہن رکھنا کفر و شرک ہے اب آپ ہی اندازہ لگائیں کہ وہ کس قدر غلط بات کرتے ہیں جب کوئی کسی پر حکم کفر لگائے تو ان میں سے کوئی ایک کافر ضرور ہوتا ہے یا تو جس پر حکم کفر لگایا جائے وہ اپنے باطل عقیدہ کی وجہ سے یا جو کافر کہہ رہا ہے وہ ایک درست عقیدہ کو کفر کہنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے مگر لوگ بالکل نہیں سوچتے فوراً جس کا دل چاہتا ہے حکم کفر و شرک لگا دیتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ایسا بے لگام کلام کرنے سے باز آجائیں اور خود کو شریعت مطہرہ کے عین مطابق ڈھال لیں۔

﴿تاثیرِ جواھرات کا درست عقیدہ﴾

الحمد للہ عزوجل یہ بات تو سمجھ آگئی کہ پتھروں اور جواھرات میں اللہ رب العزت نے مختلف اثرات رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک بہت بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ آج کل کی اکثریت بہت ہی کمزور عقائد کی مالک ہے فوراً ہی کسی بات کے قائل ہو جاتے ہیں اور پھر اپنے تمام تر معاملات اسی کے سپرد کر دیتے ہیں مثلاً اگر کسی نے کوئی پتھر پہنا ہے اور اُس کو اس سے فائدہ ملا ہے تو اب وہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ اگر یہ پتھر مجھ سے گم ہو گیا تو میرا کاروبار ختم ہو جائے گا بعض لوگ تو ایسے بھی دیکھے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میرا تو اس کے بغیر ایک دن بھی گزارا نہیں میں تو اس کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتا مگر ایسے الفاظ بولنا یا اسطرح کا ذہن رکھنا درست نہیں یہ ہمیشہ یاد رکھیں کے پتھر و جواھرات خود کچھ نہیں ان کے اندر جو تاثیرات و قوتیں ہیں وہ باذن اللہ ہیں یہ خود کسی کو کوئی نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔ جس طرح کوئی دوائی کسی کو خود کوئی نفع و نقصان نہیں دے سکتی بلکہ وہ حکم الٰہی عزوجل کے تابع ہے۔ اسی طرح جواھرات بھی حکم الٰہی عزوجل کے تابع ہیں اگر کسی پتھر سے کچھ فائدہ ملے تو اُسے منجانب اللہ ہی کہیں گے۔

﴿مجھے پتھر سے فائدہ ملا ہے﴾

ہاں البتہ یہ کہنا کہ! مجھے فلاں پتھر سے فائدہ ملا ہے یا کسی دوسرے کو مشورہ دینا کہ آپ فلاں پتھر پہنیں آپ کو فائدہ ہوگا غلط نہیں کیونکہ یہ بالکل اسیطرح ہے جیسے کوئی کہتا ہے کہ میرے سر میں درد تھا میں نے ڈسپرین

کھائی تو میری سر درد ختم ہوگئی یا یہ کہتا ہے کہ آپ ڈسپرین کھاؤ آپ کی سر درد ختم ہو جائے گی۔

جیسا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں اگر ڈسپرین نہ ہوتی تو آج میں سر درد سے مر ہی جاتا مجھے تو ڈسپرین نے ایک نئی زندگی دی ہے اگر تو کوئی ڈسپرین کی گولی کو بذات فائدہ دینے والی سمجھتا ہے تو یقیناً وہ غلط کہتا ہے لیکن کوئی بھی مسلمان ایسا ذہن نہیں رکھتا کیونکہ آج ہم کئی مرتبہ سنتے ہیں کہ اگر فلاں دوائی یا انجکشن نہ ہوتا یا میں وقت پر ڈاکٹر کے پاس نہ جاتا میں تو مر جاتا لیکن اگر اس طرح کی بات کرنے والے سے کہا جائے کہ کیا آپ دوائی، انجکشن، ڈاکٹر کو بذات خود شفاء دینے والا سمجھتے ہیں تو یقیناً ہر مسلمان یہی کہے گا کہ نہیں بالکل نہیں ان میں تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے شفاء رکھی ہے۔ اس لیے ہم سب کو چاہئے کہ اگر ہم کسی کو یہ کہتا سنیں کہ مجھے فلاں پتھر جواہر سے فائدہ ملا ہے تو اُس کے بارے میں یہ بدگمانی نہ کریں کہ یہ پتھر کو بذات فائدہ دینے والا سمجھتا ہے بلکہ حسنِ ظن رکھیں کہ یہ جواہرات کے اثرات کو منجانب اللہ ہی سمجھتا ہے اور یہ صنعت قدرت کی تعریف کر کے حمد باری تعالیٰ ہی کر رہا ہے کیونکہ کسی صنعت کی تعریف کرنا اصل میں اس کے صانع کی ہی تعریف ہوتی ہے۔

لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ عزوجل نے جواہرات کے اندر مختلف تاثیرات وروحانی طاقتیں رکھیں ہیں جو بحکمِ الٰہی عزوجل انسانوں کو نفع دیتی ہیں۔ اوران کو حصول نفع کی خاطر پہننا بالکل جائز ہے۔

﴿کیا انگوٹھی پہننا سنت ہے؟﴾

جواہرات / پتھر چونکہ زیورات میں استعمال ہوتے ہیں اس لئے آیئے اب زیورات کے شرعی احکامات سے بھی آگاہی حاصل کرلیں تاکہ اس بات کا علم ہو جائے کہ اگر ہم پتھر پہننا چاہیں تو کس طرح کے زیور میں استعمال کرنا ہمارے لئے جائز ہے۔

یہ سوال بہت سارے لوگ کرتے ہیں کہ کیا انگوٹھی پہننا سنت ہے اور بعض لوگ تو انگوٹھی کے فضائل بیان کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ انگوٹھی پہننا سنت ہے اور ہم سنت کی نیت سے انگوٹھی پہنے ہوئے ہیں حالانکہ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے کہ زیب وزینت والی انگوٹھی پہننا سنت نہیں جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں رواج ہے ایک نگینے والی انگوٹھی جو مرد حضرات پہنتے ہیں وہ انگوٹھی پہننا سنت نہیں۔

انگوٹھی پہننا اُس کے لئے سنت ہے جس کو مُہر (اسٹیمپ) کی ضرورت ہو اور وہ انگوٹھی پر اپنا نام کندہ

کروائے اور اسے بطور مُہر (اسٹمپ) استعمال کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ارادہ فرمایا کہ قیصرو کسریٰ و نجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ بغیر مُہر کے خط قبول نہیں کرتے (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی جو چاندی کی تھی اور اُس میں یہ نقش تھا۔

محمد رسول الله

("بہار شریعت" ج ۱۶، ص ۶۰، صحیح مسلم، الحدیث ۵۴۸۲)

صحیح مسلم،، کی ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرے۔ (یعنی کوئی اپنی انگوٹھی پر محمد رسول الله کندہ نہ کروائے)

مراۃ المناجیح المشکوٰۃ المصابیح جلد 6، صفحہ نمبر 129، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات میں ایک حدیث مبارک کی شرح میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ انگوٹھی نہ پہنتے تھے (اور) جب پہنتے تو نگینہ ہتھیلی سے متصل رکھتے (اور دوسرا قول) یہ ہے کہ پہنتے تو ہمیشہ مگر بعض اوقات استنجاء وغیرہ کیلئے اُتار دیتے اور جب بھی پہنتے تو اسطرح پہنتے کہ نگینہ ہتھیلی سے متصل رکھتے۔ (یعنی نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے) اسطرح پہننے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینت کے لئے نہیں پہنتے تھے ورنہ زینت کی چیز تو نگینہ ہے وہ ہی چھپایا جاتا تھا اسی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ سوا بادشاہوں، قاضیوں، مفتیوں کے اور لوگوں کو انگوٹھی پہننا سنت نہیں اور ان کے علاوہ لوگ انگوٹھی نہ ہی پہنیں تو اچھا ہے کیوں کہ ان کے سوا اور لوگوں کو انگوٹھی کی ضرورت نہیں۔

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا پتھر پہنا ہے﴾

صحیح بخاری و مسلم،، میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نگینے کو ہتھیلی سے متصل رکھتے تھے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۱، صحیح مسلم، الحدیث ۵۴۸۷)

اس حدیث مبارک کے تحت شرح مشکوٰۃ میں ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں:
اس انگوٹھی کا نگینہ عقیق کا تھا جس کا رنگ (گہرا) سُرخ مائل بہ سیاہی تھا۔ یہ عقیق تو یمنی تھا مگر اس کو بنایا گیا حبشہ میں

تھا اس لیے اسے حبشی کہا گیا۔

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس انگلی میں انگوٹھی پہنتے تھے﴾

صحیح مسلم،، میں انہی سے روایت ہے کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس اُنگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں (چھنگلیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا)

(بہار شریعت ج ١٦، ص ٦٦ مسلم، الحدیث ٥٤٨٩)

ابن ماجہ،، نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے اور ابو داؤد و نسائی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

اور ابو داؤد،، نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔

(بہار شریعت ج ١٦، ص ٦٦ سنن ابی داؤد، الحدیث ٤٢٢٧)

﴿خلاصہ﴾

ان روایات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی بضرورت مُہر (اسٹیمپ) پہنی ہے اور وہ چاندی کی تھی اُس میں (مہر اثر خ) حبشی عقیق تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام (مذکورہ بالا) کندہ تھا۔ اور اُس انگوٹھی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی دائیں ہاتھ اور کبھی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنتے تھے۔

﴿کس انگلی میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے﴾

صحیح مسلم،، میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی انگلی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمایا ہے۔

(بہار شریعت ج ١٦، ص ٦٦، صحیح مسلم الحدیث ٥٤٩٢)

﴿کونسی دھات پہننا ممنوع ہے﴾

ترمذی و ابو داؤد و نسائی،، نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ (تو) اُنہوں نے وہ انگوٹھی

پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو تو انہوں نے اُسے بھی پھینک دیا۔

اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی اور ایک مثقال پوری نہ کرو۔ (یعنی ساڑھے چار ماشے 4 گرام 374 ملی گرام سے کم کی ہو)

(بهار شريعت ج ١٦، ص٦٨، سنن ابی داود، الحديث٤٢٢٣)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُسکو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا: کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی نے کہا اُٹھا لو اپنے اور کسی کام میں لے آنا۔ اُنہوں نے کہا خدا کی قسم میں اُسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے پھینک دیا۔

(بهار شريعت ج١٦ ص٦٧، صحيح مسلم، الحديث ٥٤٨٢)

﴿زیورات کے احکام﴾

(۱) مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

("بهار شريعت" ج١٦ ص٦٧ بحواله "صحيح مسلم)

(۲) عورت کے لیے سونا اور چاندی دونوں حلال ہیں۔

(۳) لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے۔

("بهار شريعت" ج ١٦، ص٦٨ بحواله "سنن ابی داود)

(۴) مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے اس کے علاوہ کسی اور دھات مثلاً لوہا، سونا، تانبہ، جست، پیتل کی انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔ ("بهارِ شريعت" ج١٦، ص٦٩، مطبوعه مكتبة المدينه)

(۵) مرد کیلئے مختلف دھاتوں کے چھلے یا کڑے پہننا جائز نہیں خواہ دم کیا ہو، منّت کا ہو، کسی دربار کا ہو، حتیٰ کہ مدینے شریف کا ہی بنا ہوا ہو۔

(۶) بعض مرد حضرات بواسیر سے شفاء کے لئے بغیر نگینہ کے چاندی کا چھلہ دم کیا ہوا پہنتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

(۷) بعض لوگ ناخنوں کی جڑوں سے جلد کی خرابی دور کرنے کے لئے لوہے تانبے یا چاندی کا چھلہ پہنتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

(۸) مرد کے لئے صرف ایک نگینے کی انگوٹھی جائز ہے زیادہ نگینوں والی نہیں۔

(۹) مرد ایک وقت میں صرف ایک انگوٹھی پہن سکتا ہے۔

("بہارِ شریعت" ج۱۶، ص۷۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(۱۰) مرد بغیر نگینہ کے سادہ چھلہ نہیں پہن سکتا۔

("بہارِ شریعت" ج۱۶، ص۷۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(۱۱) مرد کی انگوٹھی کا وزن ساڑھے چار ماشہ (4 گرام 374 ملی گرام) سے کم ہونا چاہئے۔

(۱۲) مرد کے لئے وزن کی قید صرف چاندی کی ہے نگینے پتھر کے وزن کی کوئی قید نہیں۔

(۱۳) مسنون انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہننا سنت ہے۔

(۱۴) مرد کو چاہیے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ ہاتھ کی پشت کیطرف رکھیں۔

("بہارِ شریعت" ج۱۶ ص۷۰ بحوالہ "الھدایہ" ج۵، ص۳۳۵)

(۱۵) مرد کو تین انگلیوں میں انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔(۱) انگوٹھا (۲) انگشت شہادت (۳) بڑی انگلی

("مرقاۃ و اشعہ، شرح المشکوۃ المصابیح، ج۶، ص۱۳۲)

(۱۶) عورت ہر انگلی میں انگوٹھی پہن سکتی ہے۔ایک وقت میں دس انگوٹھیاں بھی پہن سکتی ہے۔

(ایضاً)

انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں پہن سکتے ہیں دائیں بھی اور بائیں بھی بلکہ بیہقی نے کہا ہے کہ دائیں میں پہننا منسوخ ہے (بائیں میں پہننا سنت ہے)

(بہارِ شریعت، ج۱۶، ص۶۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(۱۷) انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنیں تو استنجاء کے وقت گندگی سے بچانے کیلئے اُتار لینی چاہئے۔

(۱۸) حروف مقطعات کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ مگر حروف مقطعات کی انگوٹھی بغیر وضو کے پہننا یا چھونا اور اگر کسی

نے پہنی ہو تو مصافحہ کرتے وقت کسی بے وضو شخص کا انگوٹھی کو چھونا (مس کرنا) جائز نہیں۔

(۱۹) عیدین میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔

("۱۶۳ مدنی پھول" بحوالہ "بہار شریعت" ج ۱، ص ۷۷۹)

(۲۰) (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہننا حرام ہے۔ اور جس نے پہنایا ہے وہ گنہگار ہوگا۔

خلاصہ:

مرد ایک وقت میں چاندی کی، ایک انگوٹھی، ایک نگینے والی، ساڑھے چار ماشہ (4 گرام 374 ملی گرام) سے کم کی پہن سکتا ہے اس کے علاوہ مرد کے لئے کوئی زیور جائز نہیں۔

عورت جتنا مرضی چاہے سونے اور چاندی کا زیور پہن سکتی ہے۔ اور بعض علماء نے تانبے پیتل کا ایسا (آرٹیفیشل) زیور جو دیکھنے میں سونے کا معلوم ہو عورتوں کو پہننا جائز کہا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ ہمیں ظلمت جہل سے نکال کر علم کے نور میں داخل فرمائے۔ اپنی نعمتوں پر غور وفکر کرنے ان کی خصوصیات کو سمجھنے سمجھکر استعمال میں لانے اور اُس کی نعمتوں کا شکر بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امر بالمعروف ونہی المنکر کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری دنیا وآخرت کو بہتر بنائے اور جس طرح دنیا میں ہمارے عیبوں پر پردہ پوشی فرما کر عزتوں سے نوازا ہے کل بروز قیامت بھی ہمارے عیبوں پر پردہ پوشی فرما کر ہمیں بے حساب داخل جنت فرمائے

آمین بجاہ النبی الامی الکریم الرؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ واصحابہ وبارک وسلم

FAQiR_ HUSAiN. Bhatti

کونسا پتھر فائدہ دے گا؟

﴿اس کتاب میں آپ پڑھیں گے﴾

☆ کیا نام زندگی میں اثر رکھتا ہے؟

☆ نام کے لحاظ سے پتھر پہننا کیسا؟

☆ بُرج، ستارہ کی شرعی حیثیت

☆ بُرج کے مطابق پتھر پہننے کی حقیقت کیا ہے؟

☆ کیا صرف اپنے بُرج سے منسوب پتھر پہننا چاہیے؟

☆ پتھر کو کس طرح پہننا چاہیے؟

☆ آپ کے لیے کونسا پتھر فائدہ مند ہے؟

☆ پتھر سے منسوب اسماء الحسنیٰ

☆ کیا جواہرات کے مؤکلات ہوتے ہیں؟

☆ موافق پتھر کی تشخیص کے قواعد

☆ کس بیماری سے شفاء کے لیے کونسا پتھر پہنا جائے؟

☆ کیا پتھر بیت الخلاء میں لے جاسکتے ہیں؟

☆ انشاء اللہ عزوجل جلد شائع کی جائے گی ☆

﴿اور بھی بہت ساری معلومات تاریخی، سائنسی، طبی و شرعی نقطہ نظر سے﴾

مصنف

سگِ مرشد محمد احسن رضا

العطاری القادری النقشبندی المجددی

احسن العملیات (حصہ اول)

﴿عملیات پر اُٹھنے والے بہت سارے سوالوں کے جوابات﴾

مثلاً: یقین کامل یا پیر کامل؟ علم النجوم کیسا؟ مؤکلات کیا ہیں؟ عددی نقش یا آیت آخر صحیح کیا؟ کیا عامل ولی اللہ ہوتا ہے؟ عاملین وعملیات پر اعتراضات کیوں ہوتے ہیں؟

﴿عاملین کے لئے قواعد عملیات﴾

تاثیر نقوش کا خفیہ راز، ابجدات، اہم نکات، ستارہ نکالنے کے سات 7 اُصول، ساعت نکالنے کا درست قاعدہ، مؤکل بنانے کے طریقے، مؤکل کیسے کام کرتے ہیں، شرائط تعویذات، اقسام نقوش، نقش بھرنے کے قواعد، لوازماتِ نقوش، عامل کا علم

﴿باب الامراض﴾

اس باب میں امراض کی وجوہات، علامات اور علاج کو آسان الفاظ و انداز میں بیان کیا گیا ہے تا کہ ہر کوئی مرض کی درست تشخیص کر کے اس کا درست علاج کر سکے۔

☆انشاء اللہ عزوجل جلد شائع کی جائے گی☆

مصنف

سگِ مرشد محمد احسن رضا

العطاری القادری النقشبندی المجددی

محمد احسن رضا

سگِ مرشد

العطاری، القادری، النقشبندی، المجددی

کی اعلیٰحضرت کے تحریر کردہ چوبیس نقوش کی تاثیرات وافادیت پر جامع تحریر

